لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ＊ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

BADR QADIAN

بدر

قادیان

عام قیمت پیسہ بی ہجار

بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

مع ضمیمہ درس قرآن مجید

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. COLXXXVIII | مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سرِ این صد

جلد ۱۱

۴ صفر ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ جنوری ۱۹۱۲ء مطابق ۱۲ ماگھ سمت ۶۸

نمبر ۱۰

کس جا ئیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | نور دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

＊

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یُسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا رہیگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قایم رہے گا۔ اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ＊

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

＊

ما مسلمانیم از فضلِ خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست | بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او باشیر شد اندر بدن | جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است | منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست | منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است
معجزاتِ انبیاءِ سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمانِ ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب | نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ درس قرآن شریف ہوتے ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے + حضرت نواب صاحب مالیر کوٹلہ گئے ہوئے ہیں + گزشتہ دنوں میں یہاں چند ایک نکاح ہوئے + حافظ محمد جمال صاحب کا نکاح دختر حافظ سید تصور حسین صاحب مہاجر سے + میاں محمد جی صاحب مولوی فاضل کا نکاح دختر ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی کے ساتھ۔ شیخ رحیم بخش صاحب نو مسلم کا نکاح ایک نو مسلمہ کے ساتھ جو پہلے عیسائی رومن کیتھلک تھی اور اس وقت اس کا نام لسبن تھا۔ اس ہفتہ میں یہاں خوب بارش ہوئی گزشتہ جمعہ کا خطبہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پڑھا +

تحفۂ بنارس چھپ کر طیار ہو گیا ہے۔ یکم فروری سنہ ۱۹۱۲ء کو شائع ہوگا + قیمت مجلد قسم اول ۷؍ قسم دوم ۵؍ بے جلد ۴؍ فی نسخہ +

کاتب ہمارے پاس دو کاتب بہت اعلےٰ لکھنے والے ہیں۔ کوئی صاحب کچھ لکھوانا چاہیں تو اپنا مضمون یہاں بھیج کر لکھوا سکتے ہیں۔ اجرت لکھوائی لاہور کی نسبت ارزاں ہوگی +

درخواست جنازہ اکبر علیخاں صاحب شاہجہانپوری سے اپنے والد مرحوم جناب حسن علیخاں صاحب احمدی کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں +

ایک نیک روح شیخ رحیم بخش صاحب نو مسلم کی اہلیہ مرحومہ الفت صاحبہ کس صدق و ثبات کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے قادیان میں فوت ہوئی تھیں۔ ان کی والدہ جو اب تک عیسائی ہیں ایک خط میں شیخ صاحب موصوف کو اطلاع کرتی ہیں کہ میں اکثر مرحومہ کو خواب میں بہشت میں خوبصورت لباس پہنے سرخ رو دیکھا ہے۔ سچ ہے۔ نیک روحیں بعد وفات بھی اپنے اقرباء اور دیگر لوگوں کو نیکی کے راہ کی طرف تحریک کرتی ہیں +

بیعت قاضی سید مہدی حسین صاحب زمیندار کرانواں حضرت صاحب کی بیعت میں داخل ہو چکے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ان کا نام جلد درج اخبار کیا جاوے +

گل صدبرگ یعنی صد رباعیات از تراوش فکر جناب شمس العلماء مولوی محمد یوسف جعفری صادق پوری عظیم آبادی۔ المتخلص بہ رنجور کا ایک نسخہ ہمارے پاس برائے ریویو آیا ہے۔ نہ میں شاعر ہوں اور نہ میرے پاس شاعرانہ داد و دہش کا سامان۔ ریویو کیا۔ ویو بھی کارے دارد والا معاملہ ہے لہذا دو رباعیوں کے درج کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔ ناظرین خود ملاحظہ فرماویں۔ اور غور کریں تو سن لیں۔ میرے بولنے کی ضرورت نہیں +

صد حیف دلوں میں نور ایمان نہ رہا۔ اور ہاتھوں میں توحید کا داماں نہ رہا
خندق میں شرک کے مسلمان گرے۔ جب انکے گھروں میں درس قرآں نہ رہا

نادار سمجھتے ہیں امیروں کو خوش۔ زردار سمجھتے ہیں فقیروں کو خوش
لیکن رنجور میں نہیں کہہ سکتا۔ ہرگز قفس تن کے اسیروں کو خوش

اس میں شک نہیں کہ درد دل کے بغیر اعلےٰ مطالب خوشنما لڑیوں میں نہیں پروئے جا سکتے۔ مگر تعجب ہے کہ جس نے پروئے وہ بھی پھر رنجور کیوں ہے؟ یہ قیمتی تحفہ اعلےٰ کاغذ پر نہایت خوشخط چھپا ہوا احباب مولوی صاحب موصوف سے کونسل ہوس اسٹریٹ۔ بورڈ آف ایگزامنرس آفس کے پتہ پر بقیمت ۸؍ مل سکتا ہے +

تحفۃ النساء میں ضروری قواعد شادی۔ لڑکیوں کے پلنے۔ جوانی اور خوبصورتی کے قیام کے طریقہ۔ زوجہ اور ماں کے فرائض۔ حمل و وضع حمل کا بیان۔ حاملہ کی حفظ صحت کی ہدایات۔ دائی کے فرائض بچوں کی قدرتی اور مصنوعی غذا۔ بچوں کا طریقہ پرورش عورات کے امراض مخصوصہ معہ علاج درج ہیں۔ ہر قابل اور بالغ مرد اور عورات کا اسکو پڑھنا ضروری ہے +

خلیفۃ المسلمین مولانا حکیم نور الدین صاحب دام برکاتہم رقم فرماتے ہیں۔ اکثر حمل کی بیماریاں اسمیں بیان کر دی ہیں۔ بعد وضع حمل کی بیماریوں پر بہت کچھ روشنی ڈالی ہے۔ بچہ کے متعلق بہت ہدایات مفیدہ دی ہیں تحفۃ النساء کو شائع کرنا بہت مفید ہے + قیمت ۸؍ ملنے کا پتہ ڈاکٹر ح۔ س۔ حسین صاحبہ۔ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

فتوح الرحمن ملبار کے فاضل اجل مولوی احمد بن علی الحاجی کی تازہ تصنیف سلسلہ احمدیہ کی تائید میں عمدہ نظم کا ایک عربی مختصر مجموعہ ہے۔ خدا کی قدرت کہ عقاب نے کہاں آشیانہ بنایا ہے؟ ایسے ملک میں جہاں کہ لوگ اردو فارسی ہندی زبان سے بالکل ناآشنا ہیں۔ بدر ایجنسی قادیان سے یہ کتاب مل سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ کو ملک ملبار میں دیکھ کر بے اختیار زبان سے یہ شعر نکلتا ہے۔

حسن ز بصرہ۔ بلال از حبش سہیل از روم
ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبیست

قیمت کتاب صرف ۱؍ +

مختصر فہرست کتب دوکان محمد یٰسین تاجر کتب قادیان۔ ضلع گورداسپور

نور القرآن۔ حصہ اول مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ	۲؍
اعجاز احمدی 〃 〃	۳؍
شہادت القرآن علی نزول المسیح 〃 〃	۴؍
محمود کی آمین	۱؍
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب 〃	۲؍
نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم 〃 〃	۱؍
ظہور المسیح مصنفہ اکمل صاحب	۶؍
کرامات المہدی	۱؍
تعلیم المہدی	½؍
تبلیغی کارڈ۔ نظم مسیح موعود۔ فی سیکڑہ	۶؍

بنگال کی دلجوئی دوستوں کے خطوط گزشتہ دو ہفتہ سے آرہے ہیں۔ لیکن چونکہ مطبع والے نے طبع میں تاخیر کر دی۔ اس لئے میں تعمیل نکر سکا۔ اب تین دن تک میں بھیجنے کے قابل ہو جاوے گا۔ احباب مجھے جلدی اطلاع دیں۔ جنکو اس رسالہ کی بغرض اشاعت ضرورت ہو۔ انگریزی ترجمہ فروری میں شائع ہو جاوے گا۔ بنگالی کا چھاپنے کا انتظام بھی بنگال میں ہی کیا گیا ہے۔ اس لئے شائد تاخیر ہو۔ لیکن آخر فروری تک بنگالی ترجمہ بھی نکل جاوے گا۔ اس کار خیر میں احباب میرے ساتھ امداد کے لئے شریک ہوں +

کمال الدین وکیل ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء

ضرورت ملازم ایک صاحب حیات محمد نام ساکن سنگرور ریاست جیند کسی احمدی بھائی کی رفاقت اور ملازمت کے خواہاں ہیں +

حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی تقریر

گزشتہ اشاعت سے آگے

*

ناسخ منسوخ کا مسئلہ کیسے حل ہوا

اسی طرح پر جب میں مدینہ طیبہ میں گیا۔ تو ایک ترک کو مجھ سے محبت تھی اس نے کہا کہ اگر کوئی کتاب آپ کو پسند ہو تو ہمارے کتب خانہ سے لے جایا کریں گو ہمارا قانون نہیں ہے مگر آپ کے اس عشق و محبت کی وجہ سے جو آپکو قرآن کریم سے ہے آپ کو اجازت ہے۔ میں نے کہا کہ مسئلہ ناسخ و منسوخ کے متعلق کوئی کتاب دو۔ انہوں نے مجھے ایک کتاب دی جس میں ۔۔۵ آیۃ منسوخ لکھی تھی مجھے یہ بات پسند نہ آئی۔ ساری کتاب کو پڑھا اور مزا نہ آیا۔ میں اس کتاب کو واپس لے گیا اور کہا کہ میں جوان آدمی ہوں اور خدا کے فضل سے یہ چھ سو آیت یاد کر سکتا ہوں۔ مگر مجھ کو یہ کتاب پسند نہیں۔ وہ بڑا بڈھا اور ماہر تھا۔ اس نے ایک اور کتاب دی اس کا نام اتقان ہے اور ایک مقام اس میں بتا دیا۔ جہاں ناسخ و منسوخ کی بحث ہے۔ خوشی ایسی چیز ہے کہ میں نے ابھی پچاس والی کو پڑھا بھی نہیں مگر اسے لایا اور اس کو پڑھنا شروع کیا۔ اس میں لکھا تھا کہ ۱۹۔ آیتیں منسوخ ہیں۔ میں اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ گویا بادشاہ ہو گیا۔ میں نے سمجھا کہ ۱۹ یا ۲۱۔ آیتیں تو فوراً یاد کر لونگا۔ مجھے بڑی ہی خوشی ہوئی مگر مجھے کچھ ایسا قلب اور علم دیا گیا تھا کہ اس پر بھی وہ کتاب مجھے پسند نہ آوے آخر میں نے کہا کہ یہ بھی کوئی خوشی کا موجب نہیں۔ پھر مجھے خیال آیا کہ پچاس روپیہ والی کتاب بھی تو پڑھ دیکھیں۔ اس کو پڑھا تو انہوں نے لکھا ہے کہ خداتعالیٰ نے جو علم مجھے دیا ہے اس میں ۵۔ آیتیں منسوخ ہیں۔ یہ پڑھ کر مجھے بہت ہی خوشی ہوئی۔ کہ اب کیا مشکل ہے۔ میں نے جب ان پانچ پر غور کی تو خداتعالیٰ نے مجھے سمجھ دی کہ

ناسخ منسوخ کا جھگڑا ہی غلط ہے

کوئی پانچسو چھ سو بتاتا تھا کوئی انیس اکیس کوئی پانچ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تو صرف فہم کی بات ہے اور میں نے یہ قطعی فیصلہ خدا کے فضل سے کر لیا کہ ناسخ منسوخ کا علم صرف بندوں کے فہم پر ہے ان پانچ نے سب پر پانی پھیر دیا۔ یہ فہم جب مجھے دیا گیا۔ تو اس کے بعد ایک زمانہ میں میں لاہور کے اسٹیشن پر شام کو اترا۔ بعض احباب ایسے تھے کہ چینیاں والی مسجد میں گیا۔ میں شام کی نماز کیلئے وضو کر رہا تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے بھائی علی محمد نے مجھ سے کہا کہ جب عمل قرآن اور حدیث پر ہوتا ہے تو ناسخ منسوخ کیا بات ہے میں نے کہا کچھ نہیں اگرچہ وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے (عالم مراد ہے ایڈیٹر) گو میر ناصر کے استاد تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی سے ذکر کیا ہوگا یہ اُن دنوں حیران تھے اور بڑا جوش تھا۔ میں نماز میں تھا اور وہ جوش سے ادھر اُدھر ٹہلتا رہا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو کہا ادھر آؤ تم نے میرے بھائی کو کہدیا کہ **قرآن میں ناسخ منسوخ نہیں** ہاں نہیں ہے۔ تب بڑے جوش سے کہا کہ تم نے **ابو مسلم اصفہانی** کی کتاب پڑھی ہے وہ احمق بھی قائل نہ تھا میں نے کہا پھر تو ہم دو ہو گئے۔ پھر اس نے کہا کہ سید احمد کو جانتے ہو مرادآباد میں صدر الصدور ہے میں نے جواب دیا کہ میں رامپور لکھنو اور بھوپال کے عالموں کو جانتا ہوں۔ ان کو نہیں جانتا۔ اس پر کہا کہ وہ بھی قائل نہیں۔ تب میں نے کہا بہت اچھا ہم اب تین ہو گئے کہنے لگا کہ یہ سب بدعتی ہیں۔ امام شوکانی نے لکھا ہے کہ جو نسخ کا قائل نہیں وہ بدعتی ہے میں نے کہا تم دو ہو گئے میں ناسخ منسوخ کا ایک آسان فیصلہ آپ کو بتاتا ہوں تم کوئی آیت پڑھ دو۔ جو منسوخ ہو۔ اس کے ساتھ ہی میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ ان پانچ آیتوں میں سے کوئی پڑھ دے تو کیا جواب دوں۔ خداتعالیٰ ہی سمجھائے تو بات بنے اس نے ایک آیت پڑھ دی میں نے کہا کہ فلاں کتاب نے جسکے تم بھی قائل ہو اس کا جواب دیدیا ہے کہنے لگا ہاں پھر میں نے کہا اور پڑھو تو خاموش ہی ہو گیا۔ علما کو یہ وہم رہتا ہے ایسا نہو ہتک ہو اس لئے اس نے یہی غنیمت سمجھا کہ چپ رہے ؛

بھیرہ میں ایک شخص نے نسخ کا مسئلہ پوچھا میں نے اپنے فہم کے مناسب جواب دیا کہ پانچ کے متعلق میری تحقیق نہیں تو اس دوست نے کہا آپ ان پانچ پر نظر ڈال لیں میں نے تفسیر کبیر رازی میں بتفصیل ان مقامات کو دیکھا تو تین مقام مجھے خوب سمجھ میں آگئے۔ اور دو سمجھ میں آئیں۔ تفسیر کبیر میں اتنا تو لکھا ہے کہ شدت اور خفت کا فرق ہو گیا۔ غرض میں ان کتابوں کو پڑھتا ہوں مگر تعاون علی البر کے لئے۔ نہ اس محبت اور جوش سے جو مجھے **پیارے کی پیاری کتاب سے ہے**۔ پھر میں ایک مرتبہ ریل میں بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا جیسے بجلی کوند جاتی ہے میں نے پڑھا کہ فلاں آیت منسوخ نہیں ہے میں بڑا خوش ہوا کہ اب تو چار حل ہو گئیں صرف ایک ہی رہ گئی۔ بڑی بڑی کتابوں کا تو کیا ذکر میں چھوٹے ستون کی بھی پڑھ لیتا ہوں مگر اسی غرض تعاون علی البر کے لئے۔ اس طرح پر ایک آن میں وہ پانچویں بھی حل ہو گئی اور اس طرح پر

خدا کے فضل سے مسئلہ ناسخ منسوخ حل ہو گیا

میرے دماغ کو اللہ تعالیٰ نے ترتیب کو محفوظ رکھنے والا بنایا ہے اگرچہ مجھے اب بھی زخم ہے مگر دماغ پر اس کے سبب سے صدمہ نہیں اسلئے میں اصل مطلب کی طرف آکر کہتا ہوں کہ میں تفسیریں اور کتابوں سے تعاون علی البر کر لیا کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ تھی کہ ہرچہ گیرد علتی علت شود کے موافق الفاظ کے معانی بگڑ گئے ہیں انہیں سے کلمہ کے معنے بنائے جو درسی کتابوں کے نصاب میں بھی بگڑ گئے اور گورنمنٹ نے بھی غلط ہی رہنے دیا۔ اس طرح پر ایک لفظ **الہام** کا ہے عجوب لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ جو دل میں آجاوے وہ الہام ہے ان معنوں کو اتنا وسیع کیا کہ برہم ازم کے ماننے والوں نے تمام انبیاء علیہم السلام کو نعوذ باللہ جھوٹا کہدیا کیونکہ وہ الہام کی حقیقت ہی نہیں سمجھے اور اسکے اسی مفہوم کو ایسا بگاڑا کہ نبی انہیں جھوٹے معلوم ہوئے: اور کہدیا کہ نعوذ باللہ انبیاء علیہم السلام نے صرف لوگوں کو ڈرانے کے لئے الہام کی عظمت بیان کی ہے ورنہ یہ بہت معمولی بات ہے جو دل میں آجاتی ہے وہی الہام ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک بڑے آدمی کی میں نے کتاب پڑھی وہ بات بات پر کہتا ہے ہذا ما الھمنی ربی اور پھر لکھ کہ

زجبریل امین قرآن بہ پیغامے نمے خواہم

یہ برھموؤں کا مذہب ہے پرسوں ایک شخص نے ایک ترجمہ دیا۔ لکھا تھا نعوذ باللہ الہامی ترجمہ ہے ایک ہزار نسخہ چھاپا ہے خریدا جاوے میں نے محض اس خیال پر کہ ایک دوست لایا ہے (میرے خیال میں وہ درست ہے) اس کو پڑھ لیا۔ **میں اپنے کسی دوست کو اجازت نہیں دیتا کہ کوئی اسے پڑھے**۔ میرا پڑھنا تعاون علی البر کے طور پر ہے اس میں **ماانزل علی الملکین** میں **ملکین** کے معنے **شیطان** کیا ہے اور دلیل یہ دی ہے جیسے ہماری زبان میں لچے کو **حضرت** کہتے ہیں یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور خطرناک غلط ہیں اگر **ملک** کا یہی ترجمہ ہے تو **امنوا باللہ وملائکتہ** کے کیا معنے ہونگے ہمارا وہ دوست اس مجلس میں ہے تو اس پر **غور** کرے کہ اس **الہامی ترجمہ** والے نے خدا سے ذرا بھی خوف نہ کر کے ہاروت ماروت کو **شیاطین** کہا ہے اور پھر اس کا نام **الہام** رکھا ہے میں نے جب اس ترجمہ میں یہ پڑھا تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے پیچھے میں نے سمجھا کہ اسکے متعلق **تبلیغ** کر دوں۔ اس لئے میں کھول کر کہتا ہوں کہ اس ترجمہ کو **ہرگز ہرگز نہ پڑھو** ملک کا ترجمہ فرشتہ ہی ہے۔ اور حضرت کا ترجمہ بے ایمان کرنا یہ بھی جہالت کی بات ہے پس تم کو چاہیئے کہ **الفاظ** کے معانی کرنے میں خداتعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو۔ اور قرآن شریف کے

الفاظ کے معانی میں لحاظ ہے اور قرآن کریم کے فہم کے بعض گُر

لفظوں کو مقدم کر لیا کرو۔ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے اول قرآن شریف ہی کو پڑھو۔ اس کی آیات دوسری جگہ متواتر معنے بیان کرتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید جب ایک بات کہتا ہے تو بیس مقامات تک بھی اسکی تشریح کرتا ہے۔ دس جگہ اور سات جگہ تو عام ہے۔ کیونکہ سات کا عدد بھی کامل ہے بعض آیات ایسی بھی ہیں کہ میں ان پر سالہا سال غور کرتا رہا کہ قرآن شریف میں کہاں تشریح کی ہے اور پتہ نہ ملا مگر جب خدا تعالےٰ نے وہ پردہ اُٹھایا تو دیکھا کہ سو جگہ تک بیان کیا ہے۔ پھر اس کے بعد دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عملدرآمد ہیں۔ دیکھو وہاں بھی قرآن کریم کی تفسیر ملے گی۔ مثلاً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے الفاظ قرآن مجید میں آئے ہیں۔ اب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عملدرآمد تمہیں بتائے گا کہ ان الفاظ کا کیا مفہوم ہے۔ ہمارے بعض دوستوں کو بھی اس قسم کا ابتلا آیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن شریف میں نماز حج وغیرہ دکھاؤ۔ میں نے کہا کہ پہلے گھوڑے اور خچر میں امتیاز بتاؤ۔ پھر البغال والحمیر میں تفرقہ کر کے دکھاؤ۔ میں نے ان کے لئے بہت دعا کی۔ اور خدا تعالےٰ نے ان کو سمجھ دی اور یہ ابتلا جاتا رہا۔ میں نے ان دوستوں سے کہا کہ جب تم بغال اور حمیر میں فرق کرنے کے لئے انکو دیکھتے ہو تو کیوں تم اس شخص کی نماز نہیں دیکھتے جس پر قرآن نازل ہوا۔ ایک بات ابھی میری سمجھ میں آئی ہے کہ اگر قرآن مجید میں صلوٰۃ کی تفسیر ہوتی۔ تو وہ بھی عربی میں ہوتی۔ پھر ان لفظوں کے کئی کئی معنے کرتے اور کس قدر مشکلات پیدا ہوتیں پھر ایک اور نکتہ ہے۔ جب میں رامپور میں طالبعلم تھا کسی مقلد نے غیر مقلد کو کہا کہ نذیر حسین کے کیا معنے ہیں تو غیر مقلد طالبعلم نے کہا۔ اصل میں نذیر عبد حسین ہے لفظ عبد محذوف ہو گیا ہے۔ حالانکہ نذیران کا نام تھا اور حسین کا لفظ باظہار قومیت شامل کیا گیا۔ والّا اسی طرح حذف مضاف سے عبد النبی بھی جائز ہو جاوے۔ کیونکہ بحذف مضاف عبد رب النبی ہو سکتا ہے۔ اور کہیں کنایتہ وغیرہ لگا کر خدا جانے کیا کیا معنے کرتے۔ پس ہمارے مولیٰ نے کامل رحم فضل سے نماز پڑھوا کر دکھا دی۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابی نے دیکھ لی۔ حتیٰ کہ یہود و نصاریٰ اور مجوس نے بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا۔ اب کسی اور معنے کی ضرورت نہیں نہ تقدیم تاخیر۔ نہ کنایہ نہ حذف محذوف کی۔ گجرات کے ضلع میں ونہ شاہی ایک قوم ہے وہ کام (شہوت) کرودہ (غضب) لوبھ (حرص) موہ (بیجا محبت) ہنکار (غرور) کو چھوڑنے کا نام ہی نماز رکھتے ہیں یہاں ایک گگو ستھ ہے جب وہ جماعت میں نہ تھا تو کہتا تھا کہ یہ ہاتھ خود منارہ ہیں سر گنبد ہے اور آپ نماز ہیں۔ غرض اس قسم کی بیہودہ توجیہیں پیدا کر لیجاتی ہیں مسلمانوں پر یہ دکھ اور مصیبت کا وقت ہے ایسے وقت میں یاد رکھو کہ قرآن کریم کی تفسیر قرآن شریف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عملدرآمد سے کرو۔ اور پھر تمام امت میں مشترکہ رنگ کو دیکھ لو۔ پھر احادیث صحیحہ کو پڑھو۔ ایک بڑی گندی قوم گزری ہے جو احادیث کا انکار کرتی ہے ایک نے یہ گندا لفظ کہا اور بڑی جرأت سے کہا روات احادیث شیاطین ہیں۔ وہ نہیں مرے گا جب تک خود شیطان نہ بن لے +

وہ لوگ بڑے ہی محروم ہیں جو اس علم حدیث سے محروم ہیں۔ میں بچپن سے ۷۵-۷۶ سال کی عمر تک پہنچا ہوں اور میرا یہ تجربہ ہے کہ

علم حدیث کے بغیر دین آتا ہی نہیں

تم ہی بتاؤ جس نے علم حدیث پڑھا ہے اس کی گواہی حدیث کے متعلق ماننی چاہیئے یا اس کی جس نے یہ علم پڑھا ہی نہیں۔ پھر ایک اور طریقہ قرآن کریم کے فہم کا ہے جو میرے ہادی نے مجھے سمجھایا ہے میں نے ایک بار حضرت مرزا صاحب کے حضور عرض کیا کہ آپ کے طریق میں مجاہدات کیا ہیں؟ فرمایا اگر شوق ہو ان مجاہدات کا جو ہمارے طریق میں ہیں تو ایک کتاب عیسائی مذہب کے رد میں لکھو میں نے جب اس کتاب کے لکھنے کا ارادہ کر لیا تو ایک مسیحی کو مقرر کیا کہ وہ جو اعتراض قرآن شریف پر رکھتا ہے لکھے اس نے ایک ہزار کے قریب اعتراض لکھ کر بھیج دیا میں نے اس کے اعتراضوں کو پڑھ کر ساری بائبل کو کئی مرتبہ پڑھا اور نوٹ کرتا گیا (وہ بائبل کسی نے اب چرالی ہے) میں نے کل اعتراضات کے الزامی جواب نوٹ کر لئے اور پھر حقیقی جوابات کی طرف متوجہ ہوا۔ تو بعض اعتراضوں کے جواب سمجھ میں نہ آئے میں نے مرزا صاحب سے عرض کیا کہ بعض اعتراضوں کے جواب حقیقی نہیں ہو سکتے تو یا تو ان اعتراضات کا ذکر ہی نہ کریں یا الزامی جواب دیکر خاموش ہو جائیں۔ میرا ایک دوست تھا۔ اللہم اغفرہ و ارحمہ۔ مولوی عبد الکریم نام انہوں نے کہا کہ الزامی جواب پسند نہیں۔ میں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا۔ آپ کی عادت تھی کہ ہنستے ہنستے کپڑا منہ پر رکھ لیتے تھے۔ یہ سنکر فرمایا کہ بڑی بے انصافی کی بات ہے کہ جس بات کو آپ کا قلب نہیں مانتا دشمن کو وہ آپ کیونکر منوائیں گے۔ اس بات کو سنکر میرا اعتقاد آپ کی نسبت بہت بڑھ گیا۔ کہ جب تک اس کا قلب مطمئن نہیں ہوتا۔ بات کرتا ہی نہیں اور مجھے بزور کہا کہ یہ بے انصافی ہے کہ جس بات کو خود نہ سمجھو دوسروں کو منواؤ۔ میں نے سمجھا کہ اس کا ایمان بڑا عجیب ہے اور یہی وجہ ہے جو ایک بات کو بیسیوں مرتبہ بیان کرتا ہے میں یہ سنکر خاموش ہو گیا اور دل میں آیا کہ پھر کیا کریں +

جب اُٹھنے کے قریب ہوئے تو فرمایا کہ جو مقامات حل نہیں ہوتے ان کو خوشخط لکھ کر سامنے لٹکا لو۔ جب آمدورفت کے وقت ان پر نظر پڑے تو دعا کرو چند روز کے بعد انشاء اللہ وہ حل ہو جائیں گے۔ میں ان ایام میں صوفیت سیکھتا تھا میں نے سوچا کہ خوشخط لکھنا اور پھر سامنے لٹکانا تو مشکل کام ہے اس لئے دل ہی میں لٹکا دو۔ یہ میرا اپنا ذوق تھا۔ اب بھی یہ گر یاد رکھنے کے قابل ہے جو آیت سمجھ میں نہ آوے اس کو خوشخط لکھ کر سامنے لٹکا دو۔ اور دعا کرتے رہو اللہ تعالےٰ کے فضل سے حل ہو جائے گی۔ غرض میں نے ان سوالات میں سے بعض کو اپنے دل پر لٹکا دیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں حل کر دیا۔ انہیں سوالوں میں سے والفجر اور والنجم کی تفسیر ہے جو میں نے لکھی ہے اگر کوئی چاہے تو وہ سوال موجود ہیں میں اس کے حوالہ کر سکتا ہوں۔ غرض تم کو کوئی آیت سمجھ میں نہ آوے تو اس طریق پر کام لو اور جناب الٰہی میں گر پڑو۔ کہ تیری کتاب ہے میرے فہم میں یہ آیت نہیں آتی۔ دعاؤں میں لگے رہو اور منتظر رہو کہ کب اللہ تعالےٰ سے انکشاف ہو جاتا ہے۔ کیا میں نے اس موقعہ پر اپنے معانی کو ترجیح دی ہے یا کسی تفسیر کی سپارش کی ہے بلکہ یہ چوتھا مرتبہ بتایا ہے کہ قلب مطہر لیکر جناب الٰہی میں گر جاؤ۔ یہ اصول ہیں فہم قرآن کریم کے۔ بات کچھ اور شروع کی تھی اور ذوق میں کہاں تک چلی گئی۔ میں نے یہ آیت پڑھی ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہٖ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ یاد رکھ آج کا دن کل کے دن کی آمد کی طیاری کر رہا ہے اس وقت شام کی طیاری ہو رہی ہے یہ وقت جب تک نہ گزر جائے شام نہ ہو گی۔ مرتے وقت غشی بھی ہوتی ہے طب والے کہتے ہیں کہ اُسوقت غشی کی حالت ہوتی ہے جبکہ گھر والے پکارتے ہیں کہ تم نے مجھے پہچانا

ہے مرنے والا دیکھتا ہے مگر کتا کچھ نہیں اس وقت وہ اسی غشی کی سی حالت میں ہوتا ہے پس جبکہ انسانی زندگی کا ہر لمحہ موت کے قریب کر رہا ہے تو انسان کو چاہیئے کہ اس کی طیاری کرے۔ اس لئے اس آیت میں یہ ہدایت کی ہے کہ **تقوے اختیار کرو**۔ اور ایسا تقوے جو تقوی اللہ کا حق ہے۔ اور یاد رکھو کہ تمہیں ایسی حالت میں موت آوے کہ تم مسلمان ہو۔ چونکہ انسان کو معلوم نہیں کہ موت کی گھڑی کس وقت آجاوے اس لئے اس آیت پر عملدرآمد اسی حالت اور صورت میں ہو سکتا ہے کہ انسان ہر وقت اللہ تعالے کا فرمانبردار رہے۔ اور کامل متقی ہو۔ **تقوی اللہ کیا ہے؟** عقاید صحیح ہوں اور انکے عقاید کے موافق اعمال صالحہ ہوں تقوے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان دکھوں سے بچ جاتا ہے اور سکھوں کو پالیتا ہے۔ متقی اللہ تعالے کا محب ہوتا ہے متقی کو تمام تنگیوں سے نجات ملتی ہے اس کو من حیث لا یحتسب رزق ملتا ہے۔ متقی کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ متقی کے دشمن ہلاک ہوتے ہیں۔ اور وہ مقابلہ دشمن میں ممتاز ہوتا ہے متقی پر الہی علوم کھولے جاتے ہیں۔ پس میں بھی پہلی نصیحت یہی کرتا ہوں کہ **متقی بنو۔ متقی بنو** ہاں اللہ تعالے کے لئے متقی بنو۔ اور تم اللہ تعالے کے سچے فرمانبردار بنجاؤ۔ اور اسی **فرمانبرداری** پر تمہارا خاتمہ ہو۔ یہ فرمانبرداری عجیب **نعمت** ہے۔ ابو الملة ابراہیم علیہ السلام پر تمام برکتیں اسی فرمانبرداری کی وجہ سے نازل ہوئیں۔ اذ قال له ربه اسلم قال اسلمت لرب العالمین۔ اس لئے تم بھی اگر برکات **سماوی** سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہو تو متقی بنو اور تقوے کی حقیقت **سچے مسلمان** میں پیدا ہوتی ہے پس تم بھی **مسلم** بنو۔ اور مرتے وقت تمہارا خاتمہ **اسلام** پر ہو +

پھر فرمایا **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا** حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو اور سب کے سب ملکر مجموعی طاقت سے حبل اللہ کو پکڑو۔ اور تفرقہ نہ کرو۔ یہ آیت میں آج تم پر تلاوت کرتا ہوں اور پھر سناتا ہوں واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا۔ تم خدا کی حبل کو ملکر مضبوط پکڑے رکھو۔ اسے چھوڑو نہیں اور اس سے جدا نہو اور نہ باہم تفرقہ کرو۔ ایک مرتبہ مجھے ایک مدرسہ میں لڑکوں کو وعظ کرنے کے لئے کسی نے کہا میں نے اس سے پہلے رسہ کشی کی کھیل نہ دیکھی تھی اس روز لڑکے رسہ کشی کا کھیل کھیل رہے تھے ہر ایک طرف کے لڑکوں نے بڑا زور لگایا اور وہ کہتے تھے ملکر زور لگاؤ۔ جس طرف کے لڑکوں نے کمزوری دکھائی وہ ہار گئے۔ اس وقت مجھے اس آیۃ کی تفسیر معلوم ہوئی۔ دین اسلام میں یہ رسہ جس کو حبل اللہ کہا گیا ہے۔ **قرآن مجید** ہے۔ آریہ۔ برہمو۔ ساتن۔ مسیحی۔ دہریہ ملحد بھی اس رسہ کو زور سے کھینچ رہے ہیں اور زور لگا کر اپنی طرف لیجانا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف تم نے اس **حبل اللہ** کو پکڑنے کا دعوے کیا ہے پس تم اس دعوے کو بلا دلیل نہ رہنے دو۔ اور پوری **طاقت و ہمت** اور یک جہتی سے اس کو مضبوط پکڑ کر زور لگاؤ۔ ایسا نہو کہ وہ مخالفین اسلام اس رسہ کو لیجائیں (خدا نہ کرے ایسا ہو) اس رسہ کو مضبوطی سے پکڑے رہنا کا مطلب یہ ہے کہ **قرآن مجید** تمہارا دستور العمل اور ہدایت نامہ ہو۔ تمہاری زندگی کے تمام مرحلے اس کی ہدایتوں کے ماتحت طے ہوں تمہارے ہر ایک کام ہر حرکت و سکون میں جو چیز تم پر حکمران ہو وہ خدا تعالے کی یہ **پاک کتاب** ہو جو شفا اور نور ہے ؛

یاد رکھو۔ دنیا ایک مدرسہ ہے اس مدرسہ میں وہی کامیاب ہونگے جو **حبل اللہ** کو ہاتھ سے نہ دینگے اور مل کر زور لگائیں گے۔ اس وقت بہت بڑی ضرورت ہے۔ کہ مسلمانوں میں **عملی زندگی** پیدا ہو۔ اور ان کے تفرقے مٹ جاویں۔ میں پھر تمہیں اللہ کا حکم پہنچاتا ہوں سنو اور غور سے سنو!

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

دیکھو! تفرقہ نہ کرو۔ اگر تفرقہ کرو گے تو جانتے ہو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یہ حبل اللہ تمہارے ہاتھ سے نکل جائیگی اور اس کے ساتھ ہی تم بھی بودے ہو جاؤ گے۔ خدا تعالے فرماتا ہے۔ **ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم**۔ تنازع کرو گے تو بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جائیگی۔ پھر تمہارا مجمع جتھا ٹوٹ کر قوت منتشر ہو جائیگی اور دشمن تم پر قابو پالینگے۔ ہاں اگر تنازع پیدا ہی ہو تو اس وقت تمہیں صبر سے کام لینا چاہیئے۔ اللہ تعالے نے یہی ارشاد کیا ہے کیونکہ جب جھگڑا پیدا ہوتا ہے تو ایک طرف غضب آتا ہے۔ اگر دوسری طرف بھی اسی غضب سے کام لیا جاوے تو نتیجہ اس کے سوا نہیں ہوگا۔ کہ پھر اللہ تعالے کے غضب کے نیچے آکر ہلاک ہو جاؤ گے۔ پس ایسے موقعہ کے لئے محض اپنے کرم اور غریب نوازی سے یہ تعلیم دی کہ صبر کرو۔ اگر صبر سے کام لوگے تو نتیجہ کیا ہوگا۔ ان اللہ مع الصابرین تنازع کے باطل کرنے کا یہی طریق ہے کہ صبر سے کام لو۔ انسان جب صبر کرتا ہے تو ایک نور اس کے قلب پر اترتا ہے جس سے اس کو سکینت اور اطمینان حاصل ہو جاتا ہے اور وہ جوش کی آگ جو اس کے اندر بھڑکنے والی تھی بالکل ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ یہ ظہور ہوتا ہے۔ ان اللہ مع الصابرین کا۔ خدا تعالے کی محبت اس طرح پر اپنا کام کرتی ہے اور پھر جس کے ساتھ خدا ہو اس کی کامیابی اور فتح میں کیا کلام

خدا داری چہ غم داری

انسان خدا کی محبت اگر چاہتا ہے تو اس کے لئے لازمی شرط یہی ہے کہ متقی بنو۔ اور پھر صبر کرے۔ مگر تم دیکھو کہ تم میں ادنی ادنی باتوں میں تنازع ہو جاتا ہے۔ یہاں ہمارا بازار ہی کتنی دکانیں ہیں۔ ان میں کتنا سودا ہے۔ میں تو جانتا ہوں اس کا نام بازار رکھنا بھی شرم ہے بہر حال جو کچھ بھی ہے ان گنتی کے دوکانداروں میں ہر ایک یہی سمجھتا ہے کہ جو سودا اس نے رکھا ہے کوئی دوسرا وہ نہ رکھے اور ملے ہی سارا نفع ہو۔ پھر جگہ پر جھگڑا ہوتا ہے ایک کہتا ہے مجھے یہ جگہ ملے دوسرا کہتا ہے مجھے دو۔ میں حیران ہو جاتا ہوں کہ یہ کیا کرتے ہیں۔ کیا ان کی غرض اتنی ہی ہے۔ وہ مجھ سے پوچھتے تو میں انہیں بتاتا۔ کہ اگر تم نفع چاہتے ہو تو خدا پر بھروسہ کرو کسی دوکان یا کسی سودے کو اپنا خدا نہ بناؤ۔ ان پر بھروسہ کروگے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ نہ دنیا ہی کا فائدہ ہوگا اور دین بھی ہاتھ سے جائیگا۔ **نفع دینا** اللہ تعالے ہی کا کام ہے اور یہ اس کے فضل سے ملتا ہے ہاں تدبیر کرو۔ مگر اپنی تدبیروں کو خدا نہ سمجھ لو اور ان پر بھروسہ نکرو۔ تمہاری تجارتیں تمہارے لئے موجب برکت دین ہوں۔ وہ دنیا کسی کام کی نہیں جو دین کو بگاڑ دے۔ کیا دنیا میں پہلے سے ایسے تاجر موجود نہیں جنکو دین سے واسطہ نہیں۔ تم کوشش کرو اور خدا تعالے سے توفیق چاہو کہ تمہاری تجارتیں بھی تمہارے لئے **دین** ہو جائیں ؛

پھر **بعض نوجوان** ہیں وہ جھٹ **تصنیف** کر دیتے ہیں حالانکہ ان میں وہ فہم وہ **فراست** نہیں ہوتی جو ایک کتاب کے لکھنے والے میں ہونی چاہیئے محض خیالات سے کچھ نہیں بنتا جب تک سچے **علوم** سے واقفیت نہو۔ اور پھر ایسی تصنیفیں ایک تفرقہ کا موجب ہو جاتی ہیں۔ تم کو اگر مشکلات پڑتے ہیں تو **خدا تعالے** سے **توفیق** مانگو اور دعاؤں سے کام لو ایک نے کہا کہ ہم نے **امر بالمعروف** میں اطاعت کی بیعت لی ہے۔ میں کہتا ہوں یہ **بیعت** میری ایجاد تو نہیں قرآن مجید بھی تو **تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر** فرماتا ہے

امر بالمعروف اسی قرآن مجید کے ارشاد کے نیچے ہے پس میں ان نوجوانوں کو اب بھی کہوں گا کہ

لڑائی کا فکر نہ کرو ہماری بددعا نہ لو۔ دعائیں لو

کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالو جس سے جھگڑا پیدا ہو اور تفرقہ بڑھے۔ یاد رکھو میں پھر کہتا ہوں۔ باہم جھگڑا کرو گے تو قرآن مجید کے اس فتوے کے نیچے آجاؤ گے۔ فتفشلوا و تذھب ریحکم۔ تم پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جاے گی۔ اس لئے توبہ کرلو۔ اس میں تمہارا بھلا ہے *

بعض لوگ نکمے جھگڑے کرتے ہیں۔ ایک نے آکر سنایا کہ سیالکوٹ کی جماعت نے کہا کہ نور دین نے اتنے مسئلہ اڑا دیئے۔ ان میں سے ایک یہ بھی کہ نور دین جہراً بسم اللہ نماز میں نہیں پڑھتا۔ ایسا ہی کل میرا ایک دوست آیا کہ جہراً بسم اللہ پڑھی تو پشاور کے قاضی نے کہا کہ احمدیوں کی نمازیں تو ٹھیک ہوتی ہیں مگر جہراً بسم اللہ درست نہیں۔ یہ نکمے جھگڑے ہیں۔ سیالکوٹ کا اگر کوئی بیٹھا ہے تو وہ اب توبہ کرلے اور استغفار کرلے یہ مسئلے جھگڑے کے نہیں ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بسم اللہ جہراً اور خفاءً پڑھتے تھے میری اپنی تحقیق میں جہراً پڑھنے والے تھوڑے ہیں۔ خفاءً پڑھنے والے بہت ہیں میں عبدالکریم مرحوم سے خدا کے لئے محبت رکھتا تھا اور اسی کے پیچھے نہایت ذوق سے نماز پڑھتا تھا اور میں اس کے جہر پر بھی فدا تھا۔ اور میں نے حضرت صاحب کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہے تم میں سے بھی بعض نے پڑھی ہوگی کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت صاحب جہراً بسم اللہ پڑھا کرتے تھے؟ پھر میں نے حضرت صاحب کے سامنے بھی نمازیں پڑھائی ہیں اور بہت پڑھائی ہیں اور تم میں سے بہتوں نے پڑھی ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں اسوقت بھی اسی طرح نماز نہ پڑھاتا تھا؟ اب ان کے بعد بسم اللہ کے جہراً پڑھنے یا نہ پڑھنے پر بحث کرتے ہو۔ اور پھر اس بحث میں بڑھتے بڑھتے ایسے لفظ بولدیتے ہو۔ دیکھو

میں خلیفۃ المسیح ہوں اور خدا نے مجھے بنایا ہے

میری کوئی خواہش اور آرزو نہ تھی اور کبھی نہ تھی۔ اب جب خدا تعالےٰ نے مجھے یہ ردا پہنا دی ہے میں ان جھگڑوں کو ناپسند کرتا ہوں اور سخت ناپسند کرتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ تم میں ایسی باتیں پیدا ہوں جو تنازع کا موجب ہوں۔ اس لئے میں اس خیال سے کہ

سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل ؎ چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

اس قسم کے نکمے جھگڑوں کو روکنا چاہتا ہوں۔ تم کو کیا معلوم ہے کہ قوم میں تفرقہ کے خیال سے بھی میرے دل پر کیا گزرتی ہے؟ تم اس درد سے واقف نہیں تم اس تکلیف کا احساس نہیں رکھتے جو مجھے ہوتی ہے میں یہ چاہتا ہوں اور خدا ہی کے فضل سے یہ ہوگا کہ میں تمہارے

اندر کسی قسم کے تنازعہ اور تفرقہ کی بات نہ سنوں

بلکہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھوں کہ تم اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کا عملی نمونہ ہو۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا دیکھو ایسے چھوٹے چھوٹے مسئلوں پر یقین کے ساتھ پہنچنا تم میں سے بہتوں کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ صحابہ کے آثار پڑھو۔ کم از کم موطا امام محمد اور آثار امام محمد ہی کو پڑھ لو۔ صحابہ ایسے مسائل جزویہ میں اپنے ذوق کے موافق ترجیح دیتے تھے مگر یہ مسائل ان میں اختلاف کا باعث نہ ہوتے تھے۔ میں پھر تمہیں کہتا ہوں جو سنتا ہے وہ سن لے اور دوسروں کو پہنچا دے کہ

جھگڑا مت کرو ہم مرجائینگے پھر تمہیں بہت سے موقعہ جھگڑنے کے ہیں!!!

تم سمجھتے ہو میں حضرت ابوبکرؓ کی طرح آسانی سے خلیفہ بنگیا ہوں؟ تم اس حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے اور نہ اس دکھ کا اندازہ کرسکتے ہو اور نہ اس بوجھ کو سمجھ سکتے ہو جو مجھ پر رکھا گیا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ میں اس بوجھ کو برداشت کرسکا۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں جو اس کو برداشت تو ایک طرف محسوس بھی کرسکے۔ کیا وہ شخص جس کے ساتھ لاکھوں انسانوں کا تعلق ہو آرام کی نیند سو سکتا ہے؟ اتنے بڑے کنبہ کے آدمی کی جو حالت ہو سکتی ہے اس کا قیاس تو کرو۔ پھر میری حالت کو دیکھو اور سمجھ لو کہ مجھے تمہاری بھلائی کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے

حضرت صاحب توبہ کی بیعت لیتے تھے میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ بیعت ارشاد کیوں نہیں لیتے فرمایا

میں شکر کرتا ہوں کہ توبہ ہی کرلیتے ہیں

پس تم میری اس نصیحت کو یاد رکھو میں تمہارے بھلے کیلئے کہتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے ذرا بھی تفرقہ کا احتمال ہو سکے میری توجہ اور عقد ہمت کو اسی میں لگا رہنے دو۔ دوسری طرف متوجہ ہونے دو اس میں تمہارا بھلا ہوگا

عبداللہ تیماپوری کا ایک ابتلا ہے مجھے دکھایا گیا وہ مجنون ہے۔ میں نے اس کو یہ کہدیا۔ اس نے کہا پھر توجہ کرو۔ تب میں نے اس کو کہا کہ یہ اللہ تعالےٰ کے حضور بے ادبی ہے۔ مجھے اب توجہ کرنے کی ضرورت نہیں اس پر اس نے کہا کہ ہاں اگر میں روزہ رکھوں جنون ہو جاتا ہے۔ پھر اس نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا میں نے اس سے بیعت ارشاد لے لی اور اس نے بیعت ارشاد کرلی۔ اس کے بعد اس نے ایک کتاب لکھی اور میرے پاس لایا۔ اور کہا کہ یہ مجھ کو براہ راست ملا ہے۔ میں نے کہا تم نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور کیا وہ بیعت ارشاد نہیں ہے؟ آخر اس نے اقرار کیا تب میں نے کہا اب تم پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے حجت پوری ہوگئی۔ اب وہ لکھتا ہے کہ میں تمہیں خلافت سے معزول کرتا ہوں۔ پھر یہاں تک ہی بس نہیں کی بلکہ کہتا ہے کہ حضرت صاحب نے بھی مجھے شناخت نہیں کیا۔ اور اسی وجہ سے ان کی عمر میں ۱۵ سال کی کمی ہوگئی۔ پھر یہ دعویٰ کیا ہے کہ حضرت صاحب کی تعلیم گزر دہ تھی۔ پھر اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کہا کہ مجھ میں چالیس آدمی کی قوت ہے اور جو کوئی میری بیعت کرے اس میں پندرہ آدمی کی قوت آجاتی ہے۔ حافظ روشن علی نے ہاتھ پکڑا تو چلا اٹھا اور کہا کہ میری غلطی تھی۔ اس قوت سے مراد روحانی قوت تھی۔*

یہ ایک ابتلا ہے مجھے خدا تعالیٰ نے اسکو مجنون دکھایا ہے ان دعاوی کے ساتھ وہ اپنے آپ کو پیش کرتا ہے بعض لوگ معذور ہیں جیسے شیخ نور احمد وہ رات کو کچھ لکھتا ہے تو شیخ نور احمد کہدیتے ہیں کہ اسکو چھاپ دو۔ میں دوستوں کو چوکس کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں سے پرہیز کرو۔ اس قسم کے لوگوں کی ایک جماعت ہے جو ایسے دعوے کرتے پھرتے ہیں۔ ایک نے مجھے لکھا کہ اگر تم راستباز ہو تو مجھے اپنے جلسہ میں تقریر کرنیکی اجازت دو جب تک چاہوں بولتا رہوں۔ اور یہ بھی لکھا کہ تمہارا سر اس لئے کچلا گیا کہ اور کتابیں پڑھتے ہو۔ قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ میں نے اسکو لکھا کہ جب قرآن مجید کے سوا کچھ نہیں اور ہر شخص کو اس کا فہم دیا جاتا ہے تو تم کیا سمجھانے آؤ گے؟ پھر مجھے...

نوٹ :- شیخ نور احمد مالک ریاض ہند پریس امرتسر اور مولوی غلام رسول امرتسری نے تحریری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور توبہ کرلی ہے۔ ایڈیٹر *

ایڈیٹوریل

مسلمان دکھلاؤ صاحب ایڈیٹر وطن گزٹ سال نو کے اپنے پہلے مضمون کے سرے پر لکھتے ہیں ؎

غوغا تو ہو رہا ہے کہ مسلم ہیں خستہ حال
دکھلاؤ تو سہی کہ مسلماں ہیں کس طرف

ہم تو مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کوئی ایسا لفظ لکھ یا کہہ بیٹھیں تو ہمارے خواجہ صاحب کے لکچر بند کرانے کی کوشش کی جاتی ہے اب دیکھئے ایڈیٹر وطن گزٹ کا کیا حال ہوتا ہے یا ہمارے اور ان کے کہنے میں کچھ فرق ہے تو امید ہے۔ کہ اس کا اظہار بھی کوئی صاحب کر ہی دینگے۔

امریکہ میں توحید خدا کا جب کوئی پیارا دنیا میں پیدا ہوتا ہے تو جن مقاصد کو لے کر وہ آتا ہے۔ ان کے پورا کرنے کے واسطے زمین و آسمان کے فرشتے اس کے معاون بنتے ہیں اور پہلے سے ہی ایک ہوا ایسی چلنے لگتی ہے۔ جو اس باران رحمت کے قرب کی خبر دینے لگتی ہے۔ حال میں ہمارے پاس امریکہ سے ایک کتاب نام

The Message of
New Thought

دی میسج آف نیو تھاٹ آئی ہے۔ جسے ولیم واکر ایٹکنسن
William Walker Atkinson

نے تصنیف کیا ہے۔ اور امریکہ کی ایک کمپنی الیزبتھ ٹون نے بقیمت ۱۲ مریکی نسخہ (25 ¢) شائع کیا ہے۔
Elizabeth Towne Co.
Holyoke, Mass. U.S.A.

اس کتاب میں لکھا ہے کہ امریکہ میں موجودہ عیسائیت سے متنفر ہو کر ایک خدا کے عقیدہ کی بنا کے واسطے سنہ ۱۸۳۰ء و ۱۸۴۰ء کے درمیان انجمنیں اور مجلسیں قائم کی گئیں۔ ظاہر ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے بھی وہی ایام تھے۔ پھر اس کتاب میں لکھا ہے۔ کہ انہیں ایام میں یورپ امریکہ میں مسئلہ رفع روحانی پر بحث شروع ہوئی۔ کہ ہر ایک انسان کو روحانی رفع ہو سکتی ہے اس کتاب کے مصنف کا خیال ہے کہ امریکہ میں جو توحید کا خیال پیدا ہوا ہے۔ وہ ایک ہندی خیال ہے۔ یہ بات درست ہو یا نہ ہو اس سے اس نیک منظر کی قبل از وقت خوشبو آتی ہے جب کہ نبی ہندی کے غلام توحید کا ڈنکا امریکہ میں جا بجائیں گے اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں کہ ایسا ہو گا مصنف موصوف اسبات پر بھی زور دیتا ہے اور وہ سچ کہتا ہے کہ ابتدائی عیسویت کے بعض قرون کی تاریخ کا جب ہم ملاحظہ کرتے ہیں۔ تو وہ بھی ہمارے ہمخیال ہے۔

بے پردگی کا نتیجہ اخبار آبزرور راوی ہے۔ کہ لنڈن کے ایک رسالہ میں ایک پادری صاحب شاکی ہیں کہ وہاں کی لڑکیاں ہندوستانی لڑکوں پر پہلی ہی نگاہ میں عاشق ہو جاتی ہیں اور پھر کوئی بات انہیں ان کے مشرقی دوست سے علیحدہ نہیں کر سکتی۔

پادری صاحب کو سوچنا چاہئیے کہ یہ سب بے پردگی کی خرابیوں کا نتیجہ ہے۔ اسمیں ہندی طلباء کا قصور نہیں بلکہ یورپ میں تہذیب کا یہ منشاء ہے۔

ڈاک ولایت

پوپ صاحب آجکل یسوعیت کے صدر مقام روما کے صدر نشین پوپ صاحب کا نام پائس دہم ہے۔ پائس دہم کے متعلق ایک نامہ نگار نے رسالہ امریکن ریویو آف ریویوز میں ایک مضمون لکھا ہے اور پوپ نے زمانہ حال کی خرابیوں پر جو حملات مہذب دنیا پر کی ہے اس کو برا بھلا کہا ہے لیکن دیگر معاملات میں پوپ کی تعریف کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ پوپ کی احاطہ کے اندر مقفل رہنا بڑا ہے پوپ پر ایک مشقت ہے۔ اور اگر اسے اجازت ہو تو وہ بخوشی اپنے عہدے اور مقام پر جانے کو طیار ہو گا جہاں وہ پوپ بننے سے قبل آزادی کے ساتھ زندگی گذارتا تھا۔ جب پوپ اپنے پُرانے مقام سے پوپی مقام پر گیا۔ تو اس نے ریل کا ٹکٹ واپسی کا لیا تھا۔ اور جب اسے پوپ بن جانے کے سبب مجبوراً آئیندہ وہیں رہنا پڑا تو کتنے دن واپسی ٹکٹ کو نکال نکال کر حسرت سے دیکھا کرتا تھا امید ہے کہ اب پوپ صاحب کا وہاں دل لگ گیا ہو گا۔ مگر اسطرح زبردستی سے کسی کو مقدس بنانے کا نہ کوئی فائدہ ہے اور نہ اسطرح کوئی مقدس بن سکتا ہے۔ شاید اُلٹی والے ہر بات میں خواہ مخواہ کا جبر ہی جانتے ہیں اونھوں نے پوپ بھی جبر سے بنایا اور ملک طرابلس بھی جبر سے چھیننا چاہتے ہیں۔

جاہل فرانس یسوعی اخبار سنڈے ایٹ ہوم میں ایک صاحب یسوعی ملک فرانس کی حکومت پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں وہاں کی گورنمنٹ کو جاہل تبلاتے ہیں جس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہاں کی حکومت نے ان کتابوں کو سرکاری مدارس سے خارج کر دیا ہے جن سے دین یسوعی کی تعلیم ہوتی تھی وہ الہی کلام پورا ہو رہا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں دجال خود بخود پگھلنے لگے گا۔ اب پادری صاحبان ہزار روئیں اور سر پیٹیں یہ صلیب کا منار تو اندر سے کھوکھلا ہو ہی گیا اور ہر وقت گرنے کو طیار ہے۔ یہ سچ ہے کہ حکومت فرانس نے مذہب کی سخت مخالفت کی ہے مگر جو مذہب ان کے ملک میں تھا وہ تھا ہی اس قابل کہ اُسے ملک بدر کیا جاوے۔ تثلیث اور کفارہ کے بے معنے الفاظ کو کون عقلمند قبول کر سکتا ہے۔

نامہ نگار کی یہی شکایت ہے کہ خداوند یسوع کے [illegible] صرف خدا کا لفظ رہنے دیا گیا ہے اور در اصل بڑی شکایت اس کی یہی ہے کہ اس کے معبود کو چھوڑ کر خالص توحید کا ذکر کیوں کیا جاتا ہے اللہ تعالےٰ نے کلام شریف میں جن لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ کہ اذا ذکر اللہ وحدہ اشمأزت قلوب الذین لا یؤمنون بالاخرۃ ط و اذا ذکر الذین من دونہٖ اذا ھم یستبشرون۔ ترجمہ۔ جب صرف اللہ ہی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو وہ لوگ جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اور جب اللہ کو چھوڑ کر اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تب وہ خوش ہوتے ہیں۔ یہ نامہ نگار بھی ایسے ہی لوگوں کی ایک مثال ہیں۔ آجکل کے واعظین کی عادت ہے۔ کہ سامعین کو خوش کرنا ان کا مقصد ہوتا ہے (الا ماشاء اللہ) وہ طریق اختیار کرتے ہیں۔ جس میں سامعین خوش ہو جائیں۔ خالص توحید کا وعظ کیا جاوے اور ان باتوں کو چھوڑ دیا جاوے۔ جنہیں پہلے سے سامعین پسند کئے ہوئے ہوتے ہیں تو پھر وعظ سننا تو درکنار اُلٹا ناراضگی کا اظہار ہو۔

جنگ بدر سے لے کر جنگ یرموک تک

۲۸۔ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۷ رسالوں میں شائع ہوئے ہیں۔ پیرایہ نہایت ہی دلکش اور دلچسپ ہے۔ مسلمانوں کا قومی فرض ہے کہ ان کا مطالعہ کر کے اپنے بزرگوں کے نام کی قدر کریں اور ان سے مفید سبق حاصل کریں۔ کیونکہ ان کی آیندہ ترقی کا راز اسی میں مرکوز ہے۔ حجم ۸۸ صفحے۔ قیمت عمر

ملنے کا پتہ
منشی غلام قادر حکیم۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

[illegible]

مراسلت

خلافت راشدہ

رسول کریم صلعم کے دو خطبے

فریقین شیعہ و سنی میں ویسے تو بڑے بڑے اختلاف پیدا ہوگئے ہیں۔ لیکن سب سے مہتم بالشان اختلاف مسئلہ خلافت کے متعلق ہے۔ اس موضوع پر علمائے فریقین نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ جن کے مطالب پر حاوی ہونا بھی مشکل ہے۔ خاکسار نے بھی اپنی سمجھ کے مطابق اس مسئلہ پر غور کیا ہے۔ اور کئی دفعہ بنظر انصاف غور کیا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے ایسے دلائل بینہ پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ جن سے خلافت راشدہ کی حقانیت اور آخر کار عقیدہ شیعہ کی کمزوری ہی ثابت ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ شیعہ صاحبان نے اپنی کتب معتبرہ کو بغور مطالعہ کرنا شاید عرصہ مدید سے ترک کر دیا ہے۔ اور چند روایات رکیکہ پر ایسے ایمان لائے ہوئے ہیں کہ اسکے سوا وہ کسی ناصح مشفق کی آواز کو سننا ہی پسند نہیں کرتے۔ جو صاحب آبائی تقلید میں مرمٹے ہیں اُن کا تو ذکر نہیں لیکن جنہوں نے خدا کے فضل سے علم و عقل سے کافی حصہ لیا ہے۔ تعجب ہے کہ وہ بھی حق و باطل کی تمیز کی طرف توجہ نہیں فرماتے ہیں۔ منجملہ بہت سے دلائل و شواہد کے جو خاکسار نے اس اختلاف عظیم کو مٹانے کے واسطے کتب شیعہ سے تلاش کئے ہیں۔ بطور نمونہ ذیل میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دو خطبات ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ اگر انصاف سے مطالعہ کیا جائے تو عجب نہیں کسی سعید الفطرۃ کو نور ہدایت نصیب ہو جائے ؛

پہلا خطبہ۔ یہ درحقیقت وہ پہلا خطبہ ہے جو آنحضرت صلعم نے خدا کے پہلے گھر یعنے مکہ میں سب سے پہلے مکہ والوں کو خاص طور پر متوجہ کر کے علی الاعلان ارشاد فرمایا ؛

اے گروہ قریش واے طوائف عرب شمارا میخوانم بسوئے شہادت بہ وحدانیت خدا۔ و ایمان آوردن بہ پیغمبری من۔ و امر میکنم شمارا آن میخوانم۔ تا پادشاہاں عرب گردید و گروہ عجم شمارا فرمانبرداران گردند و در بہشت پادشاہاں باشید۔ پس قریش استہزا کردند۔ الخ حیٰوۃ القلوب جلد ۲ باب ۲۳ بیان مبعوث گردیدن آنحضرت صفحہ ۲۵۵ روایت معروضہ کے ابتدا میں یہ عبارت ہے ”در حدیث صحیح از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول است“ ؛

ترجمہ خطبہ۔ اے قریش کے گروہو اور اے عرب کے قبیلو۔ میں تم کو دعوت کرتا ہوں طرف گواہی دینے اوپر خدا کے واحد ہونے اور میری پیغمبری پر ایمان لانے کے۔ اور حکم دیتا ہوں تم کو کہ ترک کرو بُت پرستی کو۔ اور قبول کرو میری ہدایت کو جسکی طرف تم کو دعوت کرتا ہوں۔ تا کہ تم عرب کے بادشاہ بن جاؤ۔ اور عجم کے گروہ تمہارے تابعدار بن جائیں اور بہشت میں بادشاہ بن جاؤ۔ پس قریش نے ہنسی اڑائی ؛

ناظرین باتمکین۔ حضرت سرور عالم ہادی اتم خاتم النبیینؐ (فداہ روحنا) کی یہ پہلی آواز ہے۔ جو عرب کے جہالت پرست اور قریش کے مغرور سرداروں کو آپنے اُس وقت سُنائی جب آپ کا کوئی یاور و مددگار نہ تھا۔ آپ مُرسل من اللہ اور مخبر صادق اور بشیر و نذیر نبی ہونیکی حیثیت میں اپنی قوم کو بُت پرستی جیسی قدیم اور مرغوب عادت کو ترک کرنے اور جدید تعلیم توحید باری تعالےٰ و رسالت کے قبول کرنے کی دعوت و ہدایت فرماتے ہیں۔ اور اس کا اجر و ثواب یہ فرماتے ہیں۔ کہ تم عرب و عجم کے مالک بنجاؤگے اور نہ صرف یہ دنیوی جاہ و جلال ہی تمہارے نصیب ہوگا۔ بلکہ آخرت کی بادشاہت بھی تم کو ملیگی۔ اب غور طلب یہ امور ہیں۔ کہ کیا آپ کی یہ بشارت قوم کے حق میں منجانب اللہ تھی۔ یا محض نفسانی خواہش یا دماغی تخیل یا سحر البیانی کا ایک کرشمہ تھا۔ جو شخص آنحضرت صلعم کی صداقت پر دل سے ایمان لائے ہوئے ہیں۔ وہ کبھی ایسی نسبت آنحضرتؐ کو نہیں دے سکتا۔ اور پھر جب واقعات نے اپنے وقت پر آپ کی اس مقتدرانہ پیشگوئی کی تصدیق بھی فرما دی۔ تو اب کسی کو مجال انکار نہیں ہو سکتی ؛

پھر یہ کہ آیا ہم کو تواتر معلوم ہو چکا ہے یا نہ کہ آپکے فرمانبرداروں میں سے بعض خصوصاً اور عام عموماً پادشاہ عرب و ممالک عجم ہوئے۔ یہانتک کہ ابتک وہ مفتوحہ ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں ؛

اب جھگڑا ہے تو یہ ہے کہ یہ فتوحات محض دنیوی تھیں اور جن بزرگان دین و حامیانِ ملت کی خلافت میں وہ حاصل ہوئیں۔ وہ بھی بطور دیگر فاتحان اقوام عالم مثل بونا پارٹ تیمور۔ کوئین وکٹوریہ وغیرہ سلاطین دنیا کے ٹھیرتے ہیں اس وہم کا ازالہ بھی دُور ہو سکتا ہے کیونکہ اس خطبہ مبارکہ کے آخر میں یہ بشارت بھی موجود ہے کہ تم بہشت کے پادشاہ بھی بنوگے۔ مانا کہ صحابہ کرام کو یہاں کی خلافت تو سقیفہ بنی ساعدہ کی برکت سے نصیب ہوگئی۔ کیا بہشت کی بادشاہت عطا ہونیکے لئے بھی کسی سقیفہ کا گمان ہو سکتا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو یہودیوں اور نجومیوں نے قبل از بعثت رسول صلعم اپنی کتابوں سے دیکھ دیکھ کر بتلایا ہوا تھا کہ تم لوگ ایمان لے آنا۔ تمکو خلافت ملجائیگی۔ یہ انوکھی توجیہ اور تعریض حضرت مہدی کی طرف منسوب کیگئی ہے۔ لیکن جیسا کہ مضمون ہدایت مشحون خطبہ سے ظاہر ہے خلافت و پادشاہت کے لالچ دلانے والا نجومی کوئی اور نہ تھا۔ خود آنحضرت صلعم تھے جنکے ارشاد پر انہوں نے آبائی مذہب کو ترک کر دیا۔ اور توحید و رسالت پر ایمان لے آئے۔ اور پھر ان کا ایمان ایسا خالص اور ایسا راسخ تھا کہ سب ہمسروں میں انکو ہی امتیاز نصیب ہوا۔ پھر یہ امتیاز نہ صرف انکے اپنے مخلص مومن ہونے پر شاہد ہے بلکہ خود حضرت رسول کریم کے مخبر صادق اور سچے رسول خدا ہونے پر ایک بےنظیر دلیل ہے۔ آیۃ استخلاف بھی اسی امر کے حق بجانب ہونے پر نص صریح ہے ؛ دو تین سال پیشتر ایڈیٹر صاحب اصلاح نے آیۃ استخلاف پر حسب عقیدہ اہل سنت جو اعتراض اُٹھایا تھا کہ اگر مطابق مومن اور باعمل صالح صرف اصحاب ثلاثہ ثابت ہوئے اور باقی سب مہاجرین و انصار غیر مومن۔ کیونکہ اگر مومن اور اعمال صالح والے ہوتے تو سب خلیفے بنائے جاتے اس کا ازالہ بھی مضمون خطبہ سے بخوبی ہو جاتا ہے ؛

پس بہر صورت یہ خطبہ جو بقول علامہ مجلسی باقر علوم حضرت امام باقرؑ کی روایت سے حدیث صحیح کے طور پر منقول ہے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مخلص مومن اور خلیفہ برحق ہونیکی کافی تائید کرتا ہے۔ ائمہ کرام اہلبیت سے اور آیۃ استخلاف کی بہترین تفسیر ہے۔ اور اسکے سوائے جو کچھ روایات و مزعومات مخالفین ہیں سب مخالف قرآن و مخالف مذہب ائمہ کرام ہیں۔ اگر طوالت کا خوف نہو تو اسکی تائید میں بفضلہ تعالی چند اور روایات و احادیث معتبر بھی عرض کر سکتا ہوں۔ والعاقل تکفیہ الاشارۃ ؛

دوسرا خطبہ۔ یُوں تو آنحضرتؐ نے بیسیوں خطبے مختلف مواقعہ پر ارشاد فرمائے ہونگے۔ لیکن اس دوسرے خطبے سے ہماری مُراد وہ خطبہ ہے جو آپنے اپنی وفات سے پہلے فرمایا اور اسکے بعد اور کوئی خطبہ نہیں فرمایا۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کا یہ خطبہ جو آپنے پورے ۲۳ برس کے واقعات مختلفہ اور صحابہ کرام کی کثیر جماعت میں سے پہلے درپے مومن و منافق کے

امتحان و تجارب کے بعد ارشاد فرمایا۔ اس کا معلوم کرنا مسلمانوں کے لئے خاص طور پر دلچسپ ہوگا۔ آنحضرت صلعم جیسے عظیم الشان مصلح دین و دنیا کی سب سے پہلی آرزو تو آپنے بھی سُن لی۔ اب اُنکی آخری ہدایت بھی گوش ہوش سے سنیئے +

کلینی نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ جبرئیل امین خدا کیطرف سے حضرت رسول کریم کی وفات کی خبر لائے اسوقت جبکہ آنحضرتؐ کو کوئی درد و الم نہ تھا۔ پس حضرتؐ نے فرمایا کہ لوگوں کو عام منادی کیجائے۔ کہ جمع ہوں۔ و مہاجران و انصار را حکم فرمود کہ اسلحہ خود را بپوشند۔ چوں مردم جمع شدند حضرتؐ بر منبر برآمد و خبر فوت خود را باوشاں گفت و فرمود کہ خدا را بیاد کسے مے آورم کہ بعد از من والی شد بر امت من کہ البتہ رحم کند بر جماعت مسلماناں و ضرر باشیاں نرساند کہ باعث مذلت ایشاں گردد۔ و فقیر نہ گرداند ایشاں را کہ مورث کفر ایشاں شود و در خود را بر روئے ایشاں نہ بندد کہ اقویا ایشاں بر ضعیفاں مسلط شوند و ایشاں را در سرحد ہائے کافراں بسیار حبس نماید کہ باعث قطع نسل امت من گردد۔ پس فرمود کہ تبلیغ رسالت کردم و خیر خواہی شمارا بجا آوردم۔ پس ہمہ گواہ باشید۔ حضرت صادق فرمود کہ ایں آخر سخنے بود کہ آنحضرتؐ بر منبر خود گفت" حیٰوۃ القلوب جلد ۲ باب ۶۳ در وصیت رسول خدا ص ۶۴۹ و اصول کافی ص ۲۵۷ + یعنے مہاجرینؓ و انصارؓ کو حکم فرمایا کہ اپنے ہتھیار لگا کر آئیں۔ جب سب جمع ہو گئے تو حضرت منبر پر گئے اور اپنے فوت ہو جانیکی بابت انکو بتلایا۔ اور فرمایا کہ میں اُس شخص کو خدا کی یاد دلاتا ہوں جو کہ میرے بعد میری امت کا امیر اور حاکم بنے کہ مسلمانوں پر ضرور ترحم کرے اور انکو تکلیف نہ دے جو اُن کی ذلت کا باعث ہو اور انکو محتاج نہ بنائے تاکہ پھر وہ کُفر کی طرف عود کر نہ جائیں اور اپنا دروازہ اُنپر بند نہ رکھے تاکہ زبردست لوگ کمزوروں پر ظلم کرنے لگیں اور انکو (مسلمانوں کو) کفار کی سرحدوں پر زیادہ عرصہ تک نہ رہنے دے۔ تاکہ (انکے اپنی عورتوں سے دور و مہجور رہنے سے) میری امت کی نسل قطع نہ ہو جائے۔ پھر فرمایا۔ مینے رسالت کی تبلیغ کردی اور تمہاری خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔ پس سب گواہ رہو۔ حضرت صادق نے فرمایا یہ آخری کلام تھا جو آنحضرتؐ نے اپنے منبر پر فرمایا +

اس خطبہ مبارکہ سے کئی ایک فائدے حاصل ہوئے۔ اوّل یہ کہ اس سے خطبہ اول آنحضرتؐ کی تصدیق و توثیق ہوتی ہے۔ یعنے یہ کہ آنحضرت صلعم کا مشن عظیم الشان مشن تھا۔ جس کا آغاز آنحضرتؐ سے ہوا۔ اور حسب مضمون آیۃ۔ وانی بدایۃ۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ بعض وعدے آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات سے پورے ہوں اور بعض اُنکی برگزیدہ جماعت اصحابؓ سے تاکہ انکے خلفائے برحق ہونے پر کافی دلیل ہو۔ اور ان وعدوں کا نمایاں پہلو وہی دشمنان دین کی بربادی اور مومنین کاملین کی کامیابی اور فتح و نصرت ہی جو بفضلہ تعالےٰ مثل روز روشن پورے طور پر پوری ہو کر رہی اور سب مخالف اور موافق دنیا نے دیکھ لی۔ دوم یہ کہ رسول صلعم نے آخر وقت تک کسی خاص شخص کو خلافت کیلئے مخصوص و نامزد نہیں فرمایا تھا۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ رسول صلعم امت کو اور اہتمام حفاظت دین کو مہمل و معطل چھوڑ کر دنیا سے کوچ فرما گئے واقعات سے بکلی ناواقف ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ کسی ایک شخص کو خلیفہ نامزد کرنیکا تو کیا ذکر۔ آنحضرت صلعم نے تو خدا کی ساری برگزیدہ و پسندیدہ جماعت یعنی مہاجرینؓ و انصارؓ کو حالت صحت میں اپنے حضور بلوا کر خاص طور پر اہل اسلام اور اسلام کی حفاظت کا کام سپرد فرمایا بلکہ جیسا کہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح صاحب اعلی اللہ برہانہ فرمایا کرتے ہیں۔ تقرّر خلافت کسی خاص شخص کے نام خداوند کریم نے حسب مضمون آیۃ استخلاف اپنے ذمہ کر رکھا تھا اور جس کا کہ ابھی وقت نہیں پورا ہوا تھا۔ آنحضرت صلعم نے بھی کسی خاص شخص کو نامزد نہ فرمایا۔ خلافت کی خلعت فاخرہ کیلئے ہر ایک شخص کے اعمال و خدمات دین کافی قرائن تھے۔ عدم تقرر کی تائید میں ایک اور روایت بھی شیخ مفید جیسے عالم اجل امامیہ سے حیات القلوب میں مروی ہے جسمیں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ صلعم سب مسلمانوں کو تمسک بالقرآن و رعایت اہلبیت کرام کے ارشاد کے بعد انصارؓ کے ساتھ حُسن سلوک کرنے کی بہت سفارش فرمائی۔ اصل الفاظ روایت یہ ہیں + پس کسے کہ والی امر شود در میان مسلمانان باید کہ نیکو کار انصار را بنوازد و از بدکردار ایشاں عفو نماید۔ حیات القلوب باب ۶۳ وصیت رسولؐ ص ۶۵۲ + ان فقرات کے مقابلہ میں خم غدیر و قصہ قرطاس وغیرہ کی روایات کی حقیقت بخوبی معلوم ہو جاتی ہے پس یا تو ان روایات کو بکلی منسوخ ماننا پڑیگا یا انکی کوئی اور تاویل کرنی پڑے گی۔ سوم یہ کہ بعد آنحضرت صلعم جن خلفاء کو خدا نے مسلمانوں میں عدل و انصاف قائم کرنے اور دشمنان اسلام کو دائرہ اسلام میں لانے کیلئے جہاد کی توفیق عطا فرمائی تھی وہ واقعی سچے خلیفے تھے۔ اور انکی خلافت بھی منجانب اللہ اور دین کی خلافت تھی۔ ورنہ آنحضرت صلعم آیندہ والی امت کو ہدایت نہ فرماتے کہ مسلمان مجاہدین کو کافروں کی سرحدوں پر عرصہ تک نہ رہنے دے۔ تاکہ قطع نسل امت کا باعث نہ ہو۔ چہارم یہ کہ حسب الارشاد آنحضرت صلعم بعد وفات آنحضرتؐ کے مسلمانوں اور اسلام کا استقبال جیسا کہ بظاہر گمان ہو سکتا ہے بکمال عروج و اقبال کا استقبال ثابت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلعم نے چمن اسلام کو دن رات کی محنت شاقہ سے اپنے پسینہ بلکہ اپنے پاک خون سے سیراب کیا تھا۔ بعد آپ کی وفات کے حسب وعدہ خداوندی یدخلون فی دین اللہ افواجاً اس چمن کے پھولنے پھلنے کے ایام آئے تھے نہ کہ مطابق خیال بعض اسکے مرجھانے اور کملا جانے کے رسول کریم جیسے سرپرست کی وفات کے بعد اب خود خداوند کریم کا فضل حامیان دین کا زور بازو اور مجاہدین اسلام کی سپر ہوتا تھا۔ اور ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ اور اس کی تصدیق شیخ مفید کی روایت جو بسند معتبر امام محمد باقر علیہ السلام سے حیات القلوب میں مروی ہے جسمیں لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ کی وفات کا وقت قریب آیا۔ جبرئیل امین نازل ہوئے اور دریافت کیا کہ آیا آپ پھر دُنیا میں دوبارہ آنا چاہتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں چاہتے۔ جو کچھ میرے ذمہ رسالت الٰہی کی تبلیغ کا فرض تھا میں نے اسکو ادا کر دیا۔ پھر جبرئیل نے پوچھا کہ آپ دنیا میں واپس جانا چاہتے ہیں آپنے فرمایا نہیں بلکہ رفیق اعلیٰ کو چاہتا ہوں یعنی موافقت انبیاءؑ و اولیاء اور دوستان خدا کی۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وصیت فرمائی۔ اور فرمایا۔ اے لوگو میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور نہ کوئی سنت میرے بعد ہے جو کوئی میرے بعد پیغمبری کا دعوےٰ کرے یا میرے دین میں بدعت جاری کرے۔ اس کا دعویٰ اور اس کی بدعت آگ میں ہے اور جو کوئی ایسا دعویٰ کرے اس کو قتل کردو۔ اور جو کوئی اسکی پیروی کرے وہ آگ میں ہے +

ایہا الناس احیا کنید قصاص را۔ و زندہ بدارید حق را و پراگندہ مشوید۔ و مسلمان باشید و انقیاد کنید پیشوایاں دین را تا از عذاب دنیا و آخرت سالم گردید۔ پس ایں آیت را خواند کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی ان اللہ قوی عزیز۔ حیات القلوب ص ۶۵۲ جلد دویم۔ یعنے اے لوگو احیا کرو قصاص کو اور زندہ رکھو حق کو۔ اور پراگندہ نہ ہونا اور مسلمان رہنا۔ اور پیشوایان دین کی اطاعت کرنا۔ تاکہ دُنیا و آخرت کے عذاب سے بچو رہو۔ پھر یہ آیت پڑھی کتب اللہ لاغلبن الخ یعنے اللہ نے اپنے پر فرض و لازم کر لیا ہے کہ ہم غالب رہینگے اور ہمارے فرستادے۔ بیشک اللہ قوت والا اور غالب و زبردست ہے +

اب منصف مزاج خود انصاف کریں اور فرمائیں کہ بعد وفات آنحضرتؐ جس گروہ کو احیائے قصاص و احیائے حق و مدعیان نبوت کاذبہ مثل مسیلمہ کذاب کا قتل اور مسلمانوں کو متفق رکھنے اور متفرق نہ ہونے دینے کی توفیقات عطا ہوئی اور جو دشمنان دین کے مقابلہ میں غالب رہے وہ کون بزرگوار تھے۔ اور پھر خود ہی یہ نتیجہ بھی نکال لیں کہ بایں ہمہ مساعدت فضل پروردگار و رسول کریم کے حسب منشاء وہ قائم مقام تھے یا نعوذ باللہ منافق و دشمنان اسلام و غاصبان خلافت حقہ +

مسلم یونیورسٹی

نواب وقار الملک صاحب نے نہایت افسوس کے ساتھ ایک چھٹی شائع کر کے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ ۳۵ لاکھ کا چندہ جمع نہ ہو سکنے کے بعد چارٹر کے ملنے میں غیر معمولی التواء ہو جانے کا خوف ہے اب تک ۲۲½ لاکھ روپیہ وصول ہوا ہے۔ ہمارے خیال میں جس قدر وعدے گئے ہیں وہ اگر سب پورے ہو جاوین تو ۳۵ لاکھ کا جمع ہو جانا کوئی مشکل بات نہیں ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہمت سے کام لیں صرف جلوس اور جلسے کچھ چیز نہیں جب تک عملی نمونہ اپنے حُبّ کا نہ دکھایا جائے۔ ہم اُمید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے برادران اپنے وعدون کو جلد پورا کرنے کی کوشش کیجئے وہ چھٹی عام اطلاع کیواسطے درج ذیل کیجاتی ہے:۔

مسلمان پبلک کو بذریعہ اخبارات معلوم ہوا ہو گا۔ کہ بتاریخ ۴۔ دسمبر ۱۹۱۱ء آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں آنریبل سر ہنری بٹلر صاحب بہادر بالقابہ ممبر تعلیمات گورنمنٹ آف انڈیا خود تشریف لائے تہے اور حضور ممدوح کے مواجہہ میں مسلم یونیورسٹی کے قیام کی ضرورت اور اس کے متعلق ہندوستان کے تمام مسلمانون کی متفقہ اور دیرینہ آرزو اور خواہشات کا ذکر کیا گیا۔ حضور ممدوح نے ان تقریرون کو نہایت غور سے سُنا اور جس وقت خود تقریر فرمائی تو دوران تقریر میں نہایت خندہ پیشانی اور کشادہ دلی کے ساتھ صاف صاف الفاظ میں بیان فرمایا۔ کہ مسلمانون کو یونیورسٹی حاصل ہونے کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کو جس قدر مدد کرنی تہی وہ کر چکی۔ اور کاغذات صاحب بہادر وزیر ہند بالقابہ کی منظوری کے لئے انگلستان بہیجے ہوئے ہین۔ جنکی واپسی کا انتظار ہے اب یونیورسٹی کے ملنے کا دارومدار محض کافی روپیہ جمع کرنے پر ہے۔ جو خود مسلمانون کی اپنی کوششون پر منحصر ہے

یعنی روپیہ جمع کر لو اور یونیورسٹی کا چارٹر لے لو

یہ امر اس موقعہ پر عرض کر دینا ضروری ہے کہ یونیورسٹی کے آغاز کے لئے تیس اور پچیس لاکھ روپیہ کا جو ابتدائی تخمینہ کیا گیا تہا وہ محض قیاسی تہا۔ ہز ہائینس سر آغا خان بہادر بالقابہ نے اسی عرصہ میں اسکو بہت کم تبلایا تہا اس کے بعد جس وقت گورنمنٹ نے آغاز کارروائی کا واقعی تخمینہ طلب کیا اور تفصیلی تخمینہ مرتب کیا گیا اسوقت انتہا درجہ کی کفایت شعاری کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی فی شکل تمام ۳۰ لاکھ روپیہ کی ضرورت قرار پائی۔ یہ تخمینہ بھی آنریبل سر ہنری بٹلر بہادر بالقابہ نے ناکافی قرار دیا۔ اور جس وقت اس مسودہ کانسٹیٹیوشن کے متعلق جو کانسٹیٹیوشن کمیٹی نے اپنے دوسرے اجلاس بتاریخ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ اگست ۱۹۱۱ء بمقام لکھنو مرتب کیا تھا۔ شملہ میں ڈیپوٹیشن سرکردگی آنریبل سر راجہ صاحب بہادر محمود آباد آنریبل سر ہنری بٹلر سے گفتگو کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ اسموقعہ پر بعد غور و بحث یہ طے ہوا کہ کم سے کم پینتیس ۳۵ لاکھ روپیہ اسوقت مسلمانون کو جمع کر لینا چاہیئے۔ قبل اس کے کہ وہ چارٹر کی درخواست کرین چنانچہ ڈیپوٹیشن کو اس وقت اسکے سوا چارہ نہ تہا کہ اس رقم کی فراہمی کا وعدہ کرین اسطرح پینتیس لاکھ روپے کا نقد جمع کرنا حصول چارٹر کی لازمی شرط سمجہنا چاہیئے۔ منجملہ اس رقوم کے تقریباً ساڑہے اٹھارہ لاکھ روپے وصول ہو چکے ہین اور پانچ لاکھ حضور نظام خلد اللہ ملکہ کا شاہانہ عطیہ عنقریب حاصل ہو جانے کی توقع ہے۔ اسطرح گویا ۲۳½ لاکھ روپے وصول ہو کر ۱۱½ لاکھ روپے کی وصولی کی اور ضرورۃ باقی رہتی ہے۔

انسٹیٹیوٹ گزٹ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۲ء میں صوبہ وار وصول کا نقشہ لغایت ۳۱۔ دسمبر ۱۹۱۱ء شائع ہوتا ہے جس سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ کس صوبہ میں موجودہ چندہ کے وصول کے لئے زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ ہر چند کوشش کیگئی اور پراونشل کمیٹیون کے توسط سے نیز براہ راست صدر دفتر سے موعودہ چندون کے مرحمت ہونے کے متعلق عرض کیا گیا۔ مگر نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ باوجود ان سب کی کوششون کے دربار کے وقت تک تمام مسلمان مطلوبہ رقم جمع نہ کر سکے اور حامیان تحریک دہلی میں حضور ملک معظم قیصر ہند کے ورود مسعود کی مبارک تقریب پر اپنے ذمہ کی شرط پوری کر کے یونیورسٹی چارٹر کا مطالبہ کرنے کے قابل نہ بن سکے اور آنریبل سر ہنری بٹلر بہادر بالقابہ کو از سر نو مسلمانون کو یہ جتلانا پڑا کہ اگر یونیورسٹی کی خواہش ہے تو جیسا کہ حضور ممدوح اس سے پیشتر دوبار جتلا چکے ہین۔

اوّل کافی روپے جمع کراؤ تب اس کا مطالبہ کرو

بہر حال دربار کا وقت تو گذر گیا اب جبکہ مسودہ کانسٹیٹیوشن انگلستان سے واپس ہو گا اس وقت کس قدر شرمندگی اُٹہانی پڑے گی کہ روپے جمع نہ ہو سکنے کی وجہ سے مسلمان گورنمنٹ سے اس مسودہ کو قانونی کونسل میں باضابطہ پیش کرنے کی فوراً درخواست نہ کر سکین گے اور یہ تمام کیا کرایا کام ایک غیر معین وقت تک اسلئے ملتوی رہ جائے گا کہ مطلوبہ رقم ہم جمع نہ کر سکے اگو یہ زرین موقعہ ہم نے ہاتھ سے جانے دیا اب بھی گو قابل الزام غفلت ہو گئی ہے مگر ایک موقعہ باقی ہے۔ اگر اہل ہمت لگ کر باقیماندہ رقم جمع کر دینے کا اہتمام کر لین تو پھر یونیورسٹی چارٹر کے حصول میں کوئی امر مزاحم اور مانع نہیں رہتا۔ تمام مسلمانون کو عموماً اور صوبون کی پراونشل کمیٹیون کے عہدہ دارون کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے۔ کہ موقع اور وقت کو غنیمت سمجہ کر ایک بار گی تازہ کوشش فرمائیں اور کم سے کم اپنے حلقہ کی موعودہ رقمون کو وصول فرما کر اس مالی مزاحمت کو رفع فرمائیں۔ مبادا گذشتہ سال کی مسلسل کوششوں کی بدولت پبلک میں اس اہم ترین قومی ضرورت کی تکمیل کے لئے جو کچھ آمادگی پیدا ہو چکی ہے۔ وہ سرد ہو جائے اور یہ زرین موقعہ ہاتھ سے نکل جائے۔ امید ہے کہ پراونشل کمیٹیان اور پبلک براہ کرم اس معروضہ کا لحاظ کر کے مسلم یونیورسٹی فنڈ کیطرف متوجہ ہون گے۔ آخر میں یہ اطلاع کر دینا بھی مناسب ہو گا کہ بمقام دہلی ۱۶۔ دسمبر ۱۹۱۱ء کو آنریبل راجہ صاحب بہادر کے کیمپ میں یونیورسٹی فنڈ کے متعلق ایک جلسہ بصدارت ہز ہائینس سر آغا خان بہادر بالقابہ منعقد ہوا تھا۔ اس میں قریب قریب ہر صوبہ کے قائم مقام مسلمان لیڈر موجود تھے۔ ہز ہائینس سر آغا خان بہادر نے نہایت مؤثر الفاظ میں ہر ہر صوبہ کے بزرگون سے گذارش کیا کہ وہ اپنے اپنے صوبہ کی باقیماندہ رقوم جس قدر جلد ممکن ہو وصول فرما کر داخل بینک فرمائین اور ان ہمدرد بزرگون نے بطیب خاطر اس کا وعدہ فرما لیا ہے۔ لیکن ایک اور صاف مانع امر یہ ہے کہ بعض حضرات جن کا نام میں اس وقت زبان پر لانا نہیں چاہتا اور جن کو اپنے اپنے صوبون میں دوسرون پر کچھ اثر نہیں ہوتا میرے معزز دوست مولوی ادریس احمد صاحب جنرل سپرنٹنڈنٹ مسلم یونیورسٹی فنڈ نے کچھ عرصہ ہوا۔ اسی قسم کا ایک مضمون لکھ کر میرے سامنے پیش کیا تھا تا کہ میں اس کو اپنے دستخطوں سے چھپاؤن اور خود انہون نے اپنے اوپر تنگی ترشی برداشت کر کے اپنی ایک پوری تنخواہ کا چندہ نقد ادا کر دیا تہا لیکن چونکہ میں اس وقت تک اپنا ذاتی چندہ ادا نہین کر سکا تھا مجھ کو یہ جرأت نہ ہوئی۔ کہ مین اس مضمون کو اپنے دستخطوں سے چھاپ سکتا اور جب تک مینے خود اپنا چندہ ادا نہ کر دیا مین نے تقاضون کا کوئی مضمون نہیں چھاپا۔

خاکسار مشتاق حسین آنریری سکرٹری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دردِ دلِ ناصر کا بیان ہے اِسمین

پیارے صادق - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

ایک نظم ارسال کرتا ہوں اسے اپنے اخبار کے ہر بار مین کسی عمدہ جگہ درج فرمادین اور روشن قلم سے لکھوادیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو سنائی گئی تھی۔ انھوں نے سن کر دو روپے عطاء فرمائے لہذا اُمید ہے کہ تمام احباب اہل وسعت ضرور حسب مقدور عنایت فرماوینگے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ہمیشہ میرے کاموں مین مدد فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ چھ سو روپے کے قریب مسجد ہسپتال و دور الضعفاء کے لئے عطاء فرما چکے ہین ایک دفعہ مسجد مین آپ نے فرمایا کہ میر صاحب عطر دین پاس ہو گیا ہے۔ مینے عرض کی کہ مجھے نہین معلوم۔ کیونکہ میرے ضعفاء کے لئے کچھ نہین دیا۔ فوراً حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی جیب سے ایکروپیہ نکالکر عطر دین کو دیا کہ میر صاحب کو دیدے۔ جب مین حیدرآباد دکن گیا ہوا تھا تو خلیفہ صاحب نے مولوی میر محمد سعید صاحب کو لکھا کہ تمہارے پاس میر صاحب آتے ہین انکی خاطر کرنا۔ میر محمد سعید صاحب نے اس خط کے پہنچنے سے پہلے کچھ چندہ وغیرہ دے دیا تھا لیکن اس خط کی تعمیل کے لئے پھر دعوت کی اور مبلغ ۱۲-۱۳ روپے کمر دئے۔ جب مین سیالکوٹ سے کام واپس آیا۔ تو یہ امر بھی حضرت خلیفۃ المسیح کو ناگوار گزرا۔ جب مینے ایک شعر سنایا۔ کہ ؎

کیا ہوا ایک در ہوا گر بند
کھولدے گا مرا خدا ... چند

تب حضرت صاحب نے میرے اس شعر کی اصلاح کی اور کہا لکھو - کھولدے گا مرا خدا صد چند۔

ایک دفعہ مینے عرض کی کہ ہمارے مدرسہ قادیان کے ایک لڑکے نے مجھے دو روپے بھیجے ہین - فرمایا کہ تمہین خدا بھیجتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی توجہ ادھر ہے۔ مخلص احباب توجہ فرمادین۔ وما علینا الا البلاغ ناصر نواب

نظم

سخت ہوں بے چین اور ناچار میں — کیونکہ مطلب کا کروں اظہار میں
کس طرح دل کی تڑپ ظاہر کروں — کس طرح لوگوں کو میں ماہر کروں
طرز ایسی کس طرح سے لاؤں میں — کس طرح احباب کو گرماؤں میں
لے مرے مولا مری امداد کر — اس دلِ غمگین کو تو شاد کر

گر قلم کو تو مری معجز رقم
ہاتھ اور دل جس کا بابت سے کھلیں
جنہیں غفلت سے سخاوت انہیں آئے
مہرباں ہوں جو کہ ہیں نامہرباں
کر مری تحریر کو آہن ربا
ہو مری تحریر کا ایسا اثر
ہے ضعیفوں کے لئے دل بیقرار
اک تلاطم آکے وہ برپا کریں
ہوں مری تحریر سے دل بیقرار
لہو ہر اک بہائیگا دل بس درد مند
ہوں مری امداد پر آمادہ سب
خواب غفلت سے ہر اک بیدار ہو
دل میں سب کے درد کا خنجر لگے
مجھ پہ برسا زر کی بارش اے کریم
جو مجھے دے انکو تو دے اے خدا
دستگیروں کا میرے ہو دستگیر
کر مددگاروں کی تو میرے مدد
صاحبِ اولاد اور اموال کر
کر انہیں دنیا و دیں میں سرفراز
دور رکھ تو ان سے آفات و بلا
ہیضہ و طاعون سے محفوظ ہوں
رنج و غم ان کے خوشی سے ہوں بدل
جو دعا تجھ سے کریں کرلے قبول
تو شفا دے انکو ہر آزار سے
ہر طرح کی انکو ذلت سے بچا
اُنپہ وارد ہو نہ ذلت اور زوال
از دیادِ عمر اور اقبال ہو
محسنوں پر میرے تو احسان کر
ناصرِ دلگیر کو دل شاد کر
تو غنی ہے میں ہوں اک عاجز فقیر
جو بھی مطلوب ہے کر دے عطا
مجھ کو لے مولا عطا سامان کر
فضل کی اپنے لگا دے تو جھڑی
جلد پیدا تو مرے انصار کر
بیقراری دور کر دیدے قرار
میں اندھیرا ہوں مجھے پرنور کر
بخش قوت میں ہوں اک مردِ ضعیف

ایسے مضموں اس سے نکلیں دمبدم
دل کی میلیں جس کے باعث سے دھلیں
جو کہ ہیں بزدل شجاعت انہیں آئے
نیک ظن ہوں جو ہیں مجھ پر بدگمان
ہو اگر فرضاً کوئی دل لوہے کا
میری کاموں کے لئے دے بھر کو زر
واسطے میرے فرشتوں کو اتار
تنگ جو دل ہیں انہیں وہ وا کریں
سیم و زر قرباں کریں بے اختیار
خود پسندی چھوڑ دے ہر خود پسند
ہوں مری فریاد پر استادہ سب
میری نصرت کے لئے طیار ہو
چار جانب سے برسنے زر لگے
رحم فرما مجھ پہ اے میرے رحیم
کھول اُنپر فضل سے باب عطا
دور رکھنا آفتوں کے اُن سے تیر
اُنپہ جو آئے بلا کر اس کو رد
فضل سے تو اُن کو مالا مال کر
انکی پوری کر ہر اک امید و آز
اُنپہ کوئی بھی نہ نازل کر بلا
شاد و خورم ہوں سدا محفوظ ہوں
باغ رحمت کے عطا کر انکو پھل
درد و غم سے تو نہ کر انکو ملول
تو بچا ان کو عذاب نار سے
دین اور دنیا کی عزت کر عطا
ہوں نہ آفات و بلا کے پائمال
ایک بھی انکا نہ بینکا بال ہو
ہو دوبالا انکی عزت و شاں اُر
تو ضعیفوں کو میرے آباد کر
اس فقیرِ بے نوا کو کر امیر
تو درِ رحمت کو کر دے مجھ پہ وا
میرے ہر اک درد کا درماں تو کر
کوئی مشکل بھی نہ رکھ میری اڑی
مجھ پہ آساں یہ رہِ دشوار کر
بندۂ ناکام کو کر نامگار
لے مرے ناصر مجھے منصور کر
تو قوی ہے میں ہوں عاجز اور نحیف

تو دعاؤں کو مری کرلے قبول
کر مجھے مسکین اور مسکین نواز
سرکشوں کی گردنوں کو توڑ مروڑ
جو ضعیفوں پر نظر کرتے نہیں
جن کو اپنے مال و زر پر ناز ہے
جو منافق طبع ہیں اور کینہ ور
جو نظر کرتے نہیں میری طرف
تو انہیں سمجھا کہ اس کو بازآئیں
کھول آنکھیں کان کی میلیں نکال
ایک دن تو نکلے گا جو تجھ سے گا ہزار
جو نہ دیگا مجھ کو دولت کھوئیگا
دس سے لینے میں نہیں ہے تیری دیر
مجھ کو سو دینا نہیں جو نابکار
با دلِ ناخواستہ دیوے گا وہ
چور لیجائیں گے یا دیکر نقب
رنڈیوں کو بانکہ دیگا تو زمین
یا کہ بیماری میں اُٹھ جائیگا مال
گھاٹا پڑ جائیگا یا دکان میں
دل کے اندر سوچتے کچھ تیر
جاہیے جا کا ذرا کرلیں خیال
گر سوچنی چاہئے دو دن کے نام
چار دن کی زندگی ہے اے عزیز
کر ضعیفوں کی مدد لے بالیقین
کل یہ زر تیرا نہین رہنے کا ہا
غیر کے قبضے میں جائیگا یہاں
دو دن کے تیرا اڑا لیوین گے مال
کس قدر غفلت ہے کیا اندھیر ہے
ناصحِ مشفق کی سن لے آج بات
کچھ مجھے دے تا تجھے دیوے خدا
دو جہاں مین فتح و نصرت سے رہو
خودغرض ہرگز نہیں میں ای فتا
خیرخواہی سے ہے میری گفتگو
لگ رہی ہے موت تیری گھات میں
قدر میری عرض کی کرتا نہیں
چھوڑ جلدی تو یہ سب بدمستی
بن کے عاجز حق کی فرمانوں پہ چل
زر کو مٹی کی طرح سے پھینکدی

ہوں میرے دل کی مرادیں سب حصول
کر مجھے اغیار سے تو بے نیاز
جو کہ ہیں مغرور ان کے سر کو توڑ
جو کہ تیرے قہر سے ڈرتے نہیں
جن کی عزت ان کی خانہ ساز ہو
کچھ نہیں جن کے دلوں میں تیرا ڈر
ہے مری فریاد بس تیری طرف
کشتیٔ زر رو برو میرے دلائیں
ٹھیک کر دے جلد انکا حال و قال
فضل ہوگا اُسکے اوپر بے شمار
آخرش دنیا و دین میں رو ئیگا
کھو کے سو پچھتائیگا بوالہوس
خرچ ہونگے اُسکے بیجا اک ہزار
اور وبالِ آخرت لیوے گا وہ
اسپہ نازل ہوگا یوں قہر و غضب
دور ہوگا اس کا اطمینان و چین
آپ ہوگا رنج و غم کا پائمال
فرق آجائیگا اطمینان میں
خرچ ہوگا مال و زر بیشک کہیں
تا نہ ہووے دین و دنیا میں ملال
جس کا ہے دو جہانمیں فضل عام
کھول آنکھیں کیوں بنا ہے بے تمیز
آج اپنا سوچ لے تو میں وہ بس
ہاتھ مین تیری نہ ہوگی ایک پائی
تجھ پہ رہ جائیگا بس اسکا وبال
تجھ سے ذرہ ذرہ کا ہوگا سوال
بس نصیبوں کا یہ تیرے پھیر ہے
دور کر دل سے خیال واہیات
آفتوں مین تو نہ ہووے مبتلا
دور تو ہر اک مصیبت سے رہے
وسوسہ شیطان کا دل میں نہ لا
تو وہ مجھے یا نہ سمجھے اس کو تو
تو پھنسا ہے کیسے واہیات میں
تو خدائے پاک سے ڈرتا نہیں
دلین تا پڑا ہو تیرے روشنی
تو نہ دولت کے لئے ایسا مچل
ورنہ تو آخر ہوا من میں لے

قبر میں اور حشر میں جو آئے کام — یاد رکھ میرا سخن اے ناتمام
میری باتوں کو برا مانو نہ تم — مجھ کو اے یارو برا جانو نہ تم
تم ہو بگڑے میں بناتا ہوں تمہیں — تم ہو سوتے میں جگاتا ہوں تمہیں
غمزدوں کے غم میں ہو دل سے شریک — عاجزوں کے واسطے دو مجکو بھیک
بے ٹھکانوں کا ٹھکانا تم بناؤ — دین اور دنیا میں تا آرام پاؤ
دو ضعیفوں کے مکانوں کے لئے — مانگتا ہوں خستہ جانوں کیلئے
مجھ کو زر دو حق سے لو اس کا ثواب — تاکہ ہو دونوں جہانوں کامیاب
اپنی قدرت کے موافق دو مدد — در سے سائل کو کرو اپنے نہ رد
عشق زر چھوڑو خدا سے لو لگاؤ — ایک کے بدلے ہزاروں اس سے پاؤ
کس طرح سے تم کو میں سمجھاؤں آہ — چیر کر دل کس طرح دکھلاؤں آہ
سوزِ دل کیوں کر کروں تم پر عیاں — ہو رہا ہوں غم کے مارے نیم جاں
دل مرا بیتاب ہے جاں بیقرار — اس لئے لکھتا ہوں عرضی بار بار
سر میں سوزش ہے مرے اس کام کی — فکر تم بھی کچھ کرو انجام کی
ذرہ ذرہ سے بنے ہیں کوہسار — قطرہ قطرہ سے بنے ہیں یہ بحار
تم بھی مجکو تھوڑا تھوڑا مال دو — بات کو میری نہ یونہی ٹال دو
اس قدر آئیں منی آرڈر یہاں — جس سے قاصر ہے مرا وہم و گماں
اے خدا کر دوستوں کو چاق و چست — جلدتر ہو جائے سب کام درست
اک ضعیفوں کا محلہ جائے بس — چین و راحت سے رہیں دلگیر بس
ناصرِ بیکس کی ہے یہ آرزو — اب نظر آتا ہے اسکو تو ہی تو
تو ہی دیگا اور دلائے گا تو ہی — اس محلہ کو بسائے گا تو ہی
تیری قدرت سے نہیں ہے کچھ بعید — تجھ سے میں ہرگز نہیں ہوں نا امید
حالِ دل تجھ سے بیاں کرتا ہوں میں — اپنی سوزش کو عیاں کرتا ہوں میں

تیرے دروازے تک ہے میری دوڑ
تو مدد کر ورنہ ہے سب کام چوڑ

رسید زر

مورخہ ۲۴ - نومبر ۱۹۱۱ء

میاں عیسیٰ خان صاحب ۲۹ للعہ | حکیم ولی محمد صاحب ۲۷۰ عہ

۲۷ - نومبر ۱۹۱۱ء - خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱ للعہ

مورخہ ۲۸ - نومبر ۱۹۱۱ء

منشی حاکم بیگ صاحب ۲۷۶ عہ | منشی عبد الرحیم صاحب ۱۸۵ عہ

مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۱۱ء

حاجی نواب خان صاحب ۲۰۳ عہ | غلام احمد صاحب ۔ ۶

۳۰ - نومبر ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر عبد الستار صاحب ۱۳۰۹ للعہ | خان شیر بہادر خان صاحب ۱۵۹۵ للعہ

منشی محمد دین صاحب ۲۸۳۸ عہ | میاں سراج دین صاحب ۲۸۳۹ للعہ

مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۱۱ء

شیخ چراغ الدین صاحب ۶
بابو مرزا حسین بیگ صاحب ۲۶۲۹ للعہ
ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب ۳۲۰ للعہ
شیخ عطاء اللہ صاحب ۱۲۸۲ ۶
محمد عبد الرحمن صاحب ۲۲۱۹ للعہ
میاں قادر بخش صاحب ۱۹۱۷ للعہ
مولوی کریم الدین صاحب ۱۵۱۴ للعہ
منشی امام الدین صاحب ۱۱۸ للعہ
بابو عبد العزیز صاحب ۱۷۵۲ للعہ
میاں محمد امیر صاحب ۵۷۶ للعہ
منشی غلام علی صاحب ۲۶۲۴ ہے
میاں نظیر محمد صاحب ۱۱۸۳ ہے
خان عبد الحکیم صاحب ۲۶۳۴ عہ
منشی محمد دین صاحب ۵۰۱

منشی فضل احمد صاحب ۲۲۱ ہے
منشی غلام قادر صاحب ۲۴۱۹ عہ
منشی علاؤ الدین خان صاحب ۶
سید عظیم الدین صاحب ۵۸۳ عہ
میاں امام الدین صاحب ۲۴۸ للعہ
منشی محمد رضوی صاحب ۱۳۶ للعہ
بابو خدا بخش صاحب ۱۴۰۴ للعہ
چودھری مولا بخش صاحب ۲۹ للعہ
منشی عبد الحق صاحب ۱۴۰۹ للعہ
منشی غلام محمد صاحب ۱۸۲۹ للعہ
منشی عبد الکریم صاحب ۱۶۳ ہے
میاں قمر الدین صاحب ۲۰۵۱ عہ
منشی غلام علی صاحب ۲۲۴۱ عہ
عہ

۷ - دسمبر ۱۹۱۱ء

بابو محمد عبد الرشید خان صاحب ۹۵۴ عہ | قاضی حبیب اللہ صاحب ۷۵ للعہ

حامد حسین خان صاحب ۹۱۱ ۶
بابو علی گوہر صاحب ۱۳۲۵ للعہ
حکیم احمد الدین صاحب ۱۵۱۴ للعہ
چودھری رکن الدین صاحب ۱۷۴۱ عہ
سید محمد قاسم صاحب ۲۰۷۹ عہ
منشی محمد رحیم الدین صاحب ۲۱۱ عہ
منشی غلام محمد صاحب ۲۳۷۴ للعہ
شیخ محمد حسین صاحب ۲۴۳۲ للعہ

بابو کریم بخش صاحب ۱۱۰۱ للعہ
ماسٹر برکت علی خان صاحب ۱۴۹ للعہ
میاں عبد المجید صاحب ۱۵۸ للعہ
میاں خداداد صاحب ۱۷۵۳ للعہ
میاں محمد بخش صاحب ۲۰۸ ہے
منشی محمد [illegible] الدین صاحب ۲۱۹ للعہ
قاضی ثناء اللہ صاحب ۲۴۲۵ للعہ
شیخ عبد الکریم صاحب ۲۴۷۵ للعہ

شیخ جھنڈو و عبد الرحیم صاحبان ۲۵۵۳ ہے

حاجی غلام جبار صاحب ۲۵۵ للعہ
چودھری نصر اللہ خان صاحب ۲۵۹۵ للعہ
شیخ محمد شفیع صاحب ۲۶۰۹ للعہ
منشی عابدین صاحب ۲۶۹ عہ
منشی گلاب الدین صاحب ۲۳۵ عہ

شیخ عبد الرحیم صاحب ۲۵۷۴ عہ
منشی عبد الستار صاحب ۲۵۹۷ عہ
بابو فضل الٰہی صاحب ۲۵۹ للعہ
منشی علی محمد صاحب ۲۴۳۹ عہ

۸ - دسمبر ۱۹۱۱ء

بابو جلال الدین صاحب ۲۶۳ للعہ
میاں محمد رمضان صاحب ۱۱۸ ہے
ڈاکٹر نعمت خان صاحب ۱۲۸ للعہ
محمد سلیمان صاحب ۱۳۵۲ ۶
منشی کرم علی صاحب ۱۴۰۰ للعہ

بابو محمد رشید خان صاحب ۱۱۹ للعہ
چودھری محمد رمضان صاحب ۱۲۹۹ للعہ
منشی اکبر علی صاحب ۱۳۳۵ للعہ
مکرم محمد احمد صاحب ۱۳۵ عہ
مستری فضل بیگ صاحب ۱۴۵ للعہ

مسٹر علی احمد صاحب ۱۵۹ للعہ
میاں حاجی محمد صاحب ۱۶۵ عہ
خواجہ عبد الرشید صاحب ۱۹۷۳ للعہ
شیخ عبد الکریم صاحب ۲۰۳۲ للعہ
منشی غلام حسین صاحب ۲۱۴ عہ
اہلیہ شیخ نور احمد صاحب ۲۱۷ للعہ
منشی غلام محی الدین صاحب ۲۳۵۳ عہ
شیخ کریم اللہ صاحب ۲۴۵۵ للعہ
میاں محمد بخش صاحب ۱۶ ۶
منشی غلام حسین صاحب ۱۰۸ ہے
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ۳۲ للعہ
سردار فضل حق صاحب ۵ عہ

منشی کبیر الدین احمد صاحب ۲۴ للعہ
میاں محمد عبد اللہ صاحب ۱۹ عہ
منشی خوشی محمد صاحب ۲۰۰۹ للعہ
منشی چراغ دین صاحب ۲۴۱۰ عہ
منشی الٰہی بخش صاحب ۲۱۴۸ عہ
محمد ابراہیم صاحب ۲۳۳۴ للعہ
منشی محمد صادق صاحب ۲۴۱۲ للعہ
منشی محمد شریف صاحب ۲۵۵۴ ہے
منشی محمد ابراہیم صاحب ۹۶ للعہ
شیخ نور بخش صاحب ۱۲۹ عہ
منشی محمد حسین صاحب ۴۰۰ للعہ
ایم موسیٰ اینڈ سنز ۵۹۵ للعہ

۹ - دسمبر ۱۹۱۱ء

میاں بوٹے خان صاحب ۴۷ للعہ
مولوی غلام رسول صاحب ۹۶۳ عہ
چودھری غلام محمد صاحب ۱۵۰ للعہ
میاں معراج الدین صاحب ۱۶۹۹ عہ
منشی عبد الوالی صاحب ۱۸۵۴ للعہ

میاں غلام نبی صاحب ۳۷۷ ہے
حاجی احمد صاحب ۱۴۶۷ ہے
چودھری غلام حسین صاحب ۱۶۲۴ للعہ
منشی عبد الغنی خان صاحب ۱۷۹۰ للعہ
چودھری عبد العزیز صاحب ۱۹۳۹ للعہ

۱۲۵

ایک سو پچیس برس کی جنتری۔ سنین عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ بکری ہر چہار سنین مروجہ کی تاریخیں اور دن بالمقابل دئے گئے ہیں۔ ہر ایک کاروباری انسان۔ صاحب جائداد۔ رئیس۔ جج۔ مجسٹریٹ۔ رجسٹرار منصف۔ مورخ۔ ایڈیٹر۔ وکیل۔ مختار۔ مہاجن۔ ساہوکار۔ عرضی نویس ایجنٹ۔ پٹواری۔ نمبردار کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ انصاف اور امن اور عدل قائم رکھنے کا بڑا مدار تاریخوں کا انتظام اور نگہداشت پر ہے اس کے بغیر بہی۔ کھاتے۔ دستاویز۔ پرانے دستاویز۔ مورخانہ مضمون۔ گواہوں کے بیانات لکھنے میں صحیح تاریخ قائم کرنا مشکل ہے۔ پرانی جنتریوں کی تلاش میں کس قدر محنت شاقہ ہے۔ قیمت اصلی عہ۔ رعایتی اخیر فروری تک ۳ روپے معہ محصولڈاک۔ المشتہر۔ بدر۔ ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اسکی قیمت بہت تھی مگر اب عرب صاحب نے ۲ تولہ ایک روپیہ کا عہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے۔ بدر ایجنسی قادیان

اخبارِ عالم پر ایک نظر

مصری اخبارات کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۲۲ دسمبر کے معرکہ طبروق میں ۱۲ گھنٹے لڑائی رہی۔ بیشمار اطالوی تہ تیغ ہوئے۔ مگر مسلمان صرف سات شہید ہوئے اور ترکوں کو فتح ہوئی۔ مقام عزیزہ میں ۱۸ ہزار عربوں نے اطالیہ کو شکست دی ایسا ہی مقام مابورات میں اطالیہ شکست کھا کر جہازوں میں سوار ہو کر رخصت ہوا۔ اٹلی کی راہ سے جو خبریں آتی ہیں اون سے معلوم ہوا کہ ترکوں نے اٹالین پر حملہ کیا وہ مرتت نہر میں لگو تھے۔ ترک اٹالین دیواروں کے پیچھے جم گئے تھے۔ ہرچند اٹالین خبردار تھے۔ روشنی کا انتظام تھا۔ کتے پہرہ دار تھے تو بھی ترکوں کا آنا معلوم نہ ہو سکا تھا۔ آس پاس کی بلندیوں پر بھی ترک قابض تھے۔ اٹالین نے کو ہی توپ خانہ منگوا کر نہایت پُراثر کام لیا۔ وحادا کے ترکوں کا ایک قلعہ چھین لیا۔ چار گھنٹہ کی لڑائی کے بعد تمام بلندیاں ترکوں سے خالی کرائیں۔ سات گھنٹہ کی جنگ کے بعد ترک و عرب اپنے ہتھیار سامان گولہ بارود وغیرہ چھوڑ کر مجبوراً فرار ہو گئے۔ ترکوں اور عربوں کے ایک سو سے اوپر مردے تھے صرف چند اٹالین کام آئے۔ یہ خبر لندن سے دیگئی ہے۔ اُسی روز جمعرات کو ٹریپولی میں ایک اور سخت جنگ کی گئی یہ صبح سے شام تک رہی جوش نمایاں تھا۔ ترکوں نے اطالین پر حملہ کیا۔ جو مقام گارانگا دیش میں دو قلعے تعمیر کرنے میں معروف تھی از لندن ہے۔ اطالین نے ترکوں کو بھگا دیا لیکن رات ہونے پر خود ہی ہٹ آئے اسلئے کہ حفاظتیں مکمل نہیں تھیں۔ اس لڑائی میں اطالین کو پچاس سپاہی کام آئے لیکن ترکوں کا نقصان بھاری تبلایا گیا ہے۔ اس کے بعد کی خبر ہے۔ کہ اطالین جنگی جہازوں نے زنارہ پر گولہ باری کی ہے۔ سلسلہ جاری ہے۔ چین میں انقلاب حکومت کے باعث بے آئینی ہے۔ کشت و خون اور لوٹ مار کا عالم طاری پیکن کی خبر خاندان شاہی کے تمام شاہزادوں نے جمہوریا پارٹی کی شرطیں منظور کر لی ہیں۔ پیکن میں یوانشیکائی پر بم کے گولے کے وار کرنے والے ملزموں سے چالیس آدمی پکڑے گئے تین مجرموں کے سر کاٹے گئے ہیں۔ صوبجات شنسی و صونان میں صدو رجہ کی ابتری پھیل رہی ہے۔ شہر اور قصبے اُجاڑ ہیں۔ باشندے پہاڑوں اور غاروں میں جا چھپے۔ تباہی بدرجہ کمال ہے۔ سیانفو کے دروازے چار روز سے بند ہیں۔ یہاں دس ہزار منچوریا بے دردانہ قتل کئے گئے ہیں۔

جاپان میں آتشزدگی سے تیس لاکھ اشرفی کا نقصان ہوا۔ خدا کے غضب سے وہی بچا وے ۔ ماورائے ایران ریلوے کے واسطے سرمایہ کی تجویز مکمل ہو گئی۔ آخری نوٹ کے متعلق تجویزیں پوری ہو رہی ہیں ۔ پیسہ اخبار رائے زن ہے کہ مسلمان سلطنتوں ٹرکی و ایران میں دستوری حکومت کا اجراء خاطر خواہ کامیاب نہ ہو سکا۔ ہم نے تو پہلے ہی لکھا تھا۔ کہ یورپ میں ڈوس اسلامی مزاج کے موافق نہ پڑیگی کاش کہ مسلمان تقلید فرنگ کی بجائے شعار اسلام کو اختیار کرتے ۔ نیک دل بادشاہ قیصر ہند نے اپنی رخصتی تقریر میں کس نیک خواہش کا اظہار کیا۔ بادشاہ کے الفاظ یہ ہیں یہ اس امر کا احساس نہایت طمانیت بخش ہے کہ کس طرح ہر مذہب و ملت کے آدمیوں نے متفق ہو کر ہمارا خیر مقدم کیا ہے لیکن یہ ممکن نہیں کہ یہ اتحاد و الفت انکی آیندہ زندگی میں ان کے روزمرہ کے خانگی تعلقات میں قائم رہے اگر یہ حاصل ہو جاوے تو ہم اسے اپنی سیاحت کا ایک نہایت مبارک نتیجہ خیال کریں گے۔ طاعون کا اصلی علاج توبہ و استغفار اور مامور الٰہی کا اقرار ہے اسکے ماتحت ہر شے مفید ہے۔ حکیم سید محمد شہید صاحب نے ایک نسخہ چھپوایا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ چرائتہ۔ شاہترہ۔ برگ نیم خشک ہوں یا سبز ہموزن لیکر ہموزن پانی میں رات کو جُدا جُدا بھگو دی جاویں۔ پانی اس قدر ہونا چاہیئے۔ جو دوا کے ایک دو انگل اوپر آجاوے صبح کو نیم کا پانی پھینک دیا جاوے ۔ اور چرائتہ اور شاہترہ کے زلال میں بھگوئے ہوئے نیم کے پتے پیس کر چھان لئے جاویں اور آگ پر پکائے جاویں۔ جب مثل معجون کے گاڑھے ہو جاویں تو آگ پر سے اتار کر فی ایک سیر دوا تیار شدہ جس سے مراد یہی معجون ہے نہ خشک دوائیں۔ تین تولہ چار ماشہ زعفران حل کر دیا جاوے ۔ دوا طیار ہو گئی۔ ایک آدمی ۳ ماشہ روز کھاوے خواہ دوا معجون کی شکل میں رہنے دیجاوے یا تین تین ماشہ کی گولیاں بنائی جاویں اور اوپر سے شکر کا شربت چھٹانک یا آدھ پاؤ کے قریب پی لیا جاوے۔ تین روز اس کا استعمال قبل از بیماری کرنا بقول حکیم صاحب بوقت قائم مقام ٹیکہ ہے۔ سکھوں کی خبر ضلع گوجرانوالہ کے موضع چوہڑکانہ میں مسلمان ایک تہائی سے زیادہ آباد ہیں۔ مگر وہاں کے سکھ ایسے بے خوف اور نڈر ہیں کہ مسلمانوں کو آپ اذان نہیں کہنے دیتے۔ گذشتہ دنوں کا ایک واقعہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے نماز پڑھتے وقت سکھ بوتیوں سمیت مسجد میں گھس آئے اور نمازیوں کو زد و کوب کر کے مسجد کی بے حرمتی کی۔ جس پر مسلمانوں نے عدالت میں رجوع کیا۔ اور ایک درجن سکھوں کے نام سمن جاری ہوئے۔ مقدمہ سب ڈویژنل افسر شیخوپورہ کی عدالت میں دائر ہے لیکن صاحب افسر رائے دیتے ہیں کہ فریقین کو صلح کر لینی چاہیئے اور مسلمان آہستہ اذان کہہ لیا کریں۔ مگر جب کہ ایک سکھ ریاست کے والی اذان کہنے کا علانیہ حکم دے چکے ہیں۔ تو انگریزی علاقہ میں سکھوں کا یہ دباؤ ضرور افسوسناک ہے صلح سے بڑھ کر کوئی عمدہ بات نہیں۔ مگر جب اذان کا اصل مطلب ہی پورا نہ ہو تو صلح بے کار ہے صلح اس طریق پر کرانی چاہیئے کہ فریقین میں اتفاق ہو جاوے۔ اور مسلمانوں کو اذان کہنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ ہمارے خیال میں سکھ لیڈروں کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہئے۔ امیر کابل سے ایران کی درخواست امداد۔ یہ خبر معتبر ذرائع سے معلوم کی گئی ہے۔ کہ گرفتار بلا ایران امیر صاحب افغانستان سے امداد کا خواستگار ہوا ہے۔ امیر صاحب نے اسوقت تک ایران کی درخواست کا کوئی جواب نہیں دیا ہے گو خبروں سے ظاہر ہے کہ امیر صاحب کو اپنی ہمقوم سلطنتوں کے ساتھ نہایت ہمدردی ہے مگر صورت معاملات سے یہ بات قریباً ناممکن ہے کہ امیر صاحب ایران کو کوئی فوجی امداد دیں۔ البتہ مالی امداد سے دستگیری کریں۔ تو تعجب نہیں ۔ دکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہائی اسکول وزیر آباد میں ہندو مسلمانوں کی متحدہ کوشش سے قائم کیا گیا ہے۔ اور اس کے ناظم نے صاحب انسپکٹر کے معائنہ کی جو نقل ہمارے پاس بھیجی ہے اس سے ظاہر ہے۔ کہ طلباء کی اخلاقی تربیت اور ان کے درمیان باہمی پسندیدہ تعلقات قائم کرنے کے واسطے بہت کوشش کیجاتی ہے۔ جس کے واسطے انسپکٹر صاحب نے ہیڈماسٹر اور دیگر اساتذہ کو سزاوار تحسین کیا ہے اور اپنے حلقہ کے تمام مدارس میں سے سب سے بڑھ کر اس مدرسہ میں علمی زندگی کا نظر آنا ظاہر فرمایا ہے ۔ مسافر آگرہ لکھتا ہے کہ آریہ سماج بربادی کی شاہراہ پر ہے۔ مزید ۔

خوش خبری

سلسلہ احمدیہ کے مختصر رسائل چھپ کر شائع ہو رہے ہیں احباب جلد منگوا کر مفت تقسیم کریں۔

۱۔ شرائط بیعت۔ ۲۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب ان کے اپنے الفاظ میں اقتباس از اردو نثر۔ ۳۔ حضرت مرزا صاحب کا مذہب اقتباس اردو نظم۔ ۴۔ اب یا ربّ۔ مرقومہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ عیسائیوں کے لفظ باپ کی حقیقت اور انکی اسلامی اصطلاح۔ قیمت فی پیسہ فی ٹریکٹ۔ عہ میں ۸۰ ۸ میں ۲۵ ۔ ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان ضلع گورداسپور

اطلاع

فہرست مبائعین

(نومریدین جنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

چودھری خدابخش صاحب لکھانوالی ضلع سیالکوٹ
اللہ دتا .. ؍؍ ؍؍ ؍؍
قادر بخش .. ؍؍ ؍؍ ؍؍
غلام نبی .. ؍؍ ؍؍ ؍؍
سوبا .. ؍؍ ؍؍ ؍؍
کالو .. ؍؍ ؍؍ ؍؍
حاکم معہ اہلیہ موضع ڈھرانوالی تحصیل حافظ آباد
حاکم بی بی ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
نور محمد ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
پیر محمد ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
رحمت ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
حسن بی بی ؍؍ ؍؍
محمدا۔ مانگٹ اونچے تحصیل حافظ آباد
گھولا ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
مسماۃ حسین بی بی ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
مریم بی بی ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
سمات روشنائی ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
غلام فاطمہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
شیرا ماچھی ؍؍ ؍؍ ؍؍
وریام ؍؍ ؍؍ ؍؍
حسین ؍؍ ؍؍ ؍؍
فتح دین ؍؍ ؍؍ ؍؍
حسن محمد ؍؍ ؍؍ ؍؍
گمنا معہ اہلیہ ؍؍ ؍؍ ؍؍
نور بھری ؍؍ ؍؍ ؍؍
رحیم بخش ؍؍ ؍؍ ؍؍
ست بھرائی اہلیہ عزیز احمد۔ موضع چیمن گھبلا حافظ آباد
مسماۃ عمر بی بی معہ دختر کوٹ جوہ حافظ آباد
علی محمد معرفت فضلدین مانگٹ اونچے
ددھایا حافظ آباد۔ گوجرانوالہ
محمد آمین ؍؍ ؍؍
علی محمد ددھیل ؍؍ ؍؍
سردارا ؍؍

تاجا حافظ آباد۔ گوجرانوالہ
گاما ؍؍ ؍؍
نواب بی بی ؍؍ ؍؍

الخطب

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بمشاہرہ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۲ سال زمیندار وڑائچ ساکن راجکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان کنوارا غریب الطبع۔ قوم کا رائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر بیس سال تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہش ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین ڈٹریزی اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار حاجی عمر ۳۰ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم انکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو + محمد امین۔ فضل کرم۔ کالج سٹریٹ کلکتہ +

(۸) ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر ۱۵ سال کیواسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ مہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں۔ اپنی ہمشیرہ عمر ۱۶ سال۔ نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوفہ کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ مہر کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

(۱۱) مستمی جیون قوم نجار۔ عمر ۲۲ سال شکل شباہت عمدہ۔ صحیح و سالم۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ساکن موضع گھنو بکے۔ ڈاک خانہ سنراہ۔ ضلع سیالکوٹ۔ کام سیپ خراس۔ معمار۔ نکاح کا خواہاں ہے +